

مسودات

و

نسخۂ قدیمیہ

Donated by:

Er. Mohammad Yasir Raza Qadri Bandvi

کنزالایمان فاونڈیشن

کنزالایمان اسلامک لائبریری

پہلی منزل، خانقاہ نبیرۂ استاذ زمن علّامہ تحسین رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

مرکز اہل سنت، بریلی شریف

www.kanzuliman.org

info.kanzuliman@gmail.com

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب بکشف و کرامت حضرت
شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ ہے باسم تاریخی

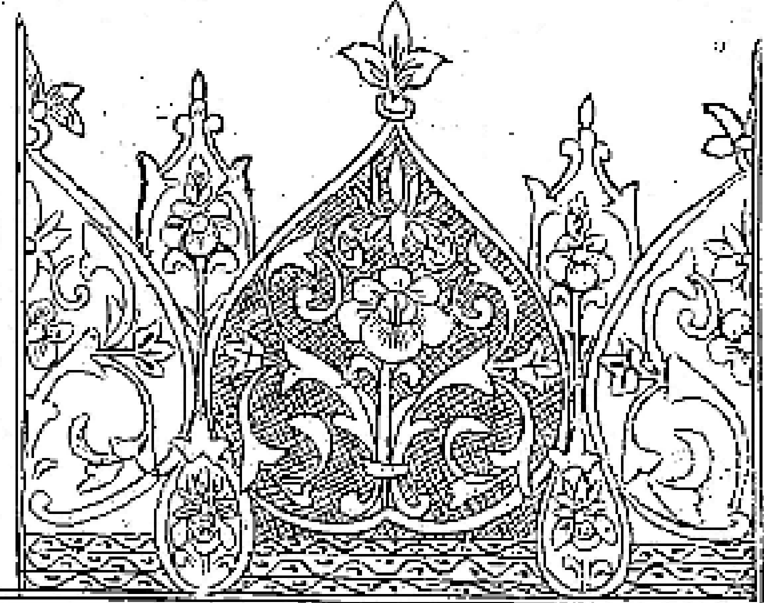
تحفۂ محمد شیر میاں قبلہ و کعبہ

معروف

بشہود و غیبیہ

حضرت مولانا حاجی شاہ محمد شیر صاحب خلیفہ حضرت ممدوح نے
باہتمام احقر الزمان محمد عبدالودود خان غفر لہ اللہ المنان

[illegible]



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۝

اے خدائے قادر بیچون وچند	رازہا کردی درون سینہ بند
سینہ را صندوق سرہا کردۂ	واندرون مخزون گہرہا کردۂ
ربط دادی سینہ را با سینۂ	ربط این آئینہ با آئینۂ
نقش این آئینہ در دیگر دمید	کردی از صنع خود اے رب مجید
آب از جوے بجوے میرود	باز یکسو گشتہ تا دریا شود
رفت چون در بحر آب جو یہا	جملہ یک ذات و یک آبست یقینا
باز رمزی گفتمت ای جان گوش کن	جملہ تن جان باش و جان را ہوش کن

باب اول

اذکار واشغال حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

واضح ہو کہ جو شخص خاندان حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم میں توبہ و بیعت کرے اسکو لازم ہے کہ رابطۂ روحانی و محبت خاص حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے رکھے اور اکثر ایصال ثواب انکی روح پاک پر کیا کرے اور اللہ تعالیٰ سے ملتجی ہو کہ یا الٰہی جو نسبت تقرب الی اللہ ہمارے پیشوا مرشد مرشدان خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ کو حاصل تھی اس سے مجھے بھی بہرہ مند فیضیاب کر آمین ثم آمین واضح ہو کہ ہمارے خاندان میں زیادہ تر نعمت و فیض حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کا ہے اسیواسطے اس خاندان کے اکثر بزرگون نے آپ کو نقشبندیہ لکھا ہے اور کہا ہے اس خاندان میں اتباع سنت و شریعت و دوام حضور شرط ہے مقامات عشرہ اس خاندان کے بزرگون نے فرمایا ہے کہ سیر و سلوک میں دس منزلیں سالک کو پیش آتی ہیں اول منزل توبہ ہے - دوسری منزل زہد ہے تیسری منزل توکل ہے چوتھی منزل قناعت ہے پانچوین منزل عزلت ہے چھٹی منزل ملازمت ذکر ہے ساتوین منزل توجہ ہے - آٹھوین منزل صبر ہے نوین منزل مراقبہ ہے - دسوین منزل رضا ہے - اول اول مرید سے توبہ شرعی اجمالی کرواتے ہیں بذریعہ کلمۂ استغفار و معنی اسکے مجملاً پھر رفتہ رفتہ کل کبائر کی تفصیل سناتے جاتے ہیں اور پھر ورایام صغائر و مکروہات و مشتبہات بھی ترک کرواتے ہیں پھر روز بروز ترقی عبادت دلاتے جاتے ہیں پھر معنی زہد و توکل وقناعت و عزلت و ملازمت ذکر و توجہ و صبر و مراقبہ بتاتے جاتے ہیں اور بزور

جذب ماسوی اللہ کی محبت اُسکے دل سے نکالتے جاتے ہین حتی کہ مرید بتوجہ مرشد
تجلی افعال اور تجلی صفات سے مستفیض ہوتا ہے تو خود بخود اسکو ماسوی اللہ سے نفرت
ہوجاتی ہے اور بزور محبت قطع دائرہ امکان کرتا ہے اُسوقت فیض مطلق
تجلی ذات سے مستفیض کرتا ہے تب غلبۂ محبت اُسکو دلبستۂ رضا بنا دیتا ہے اور
جو کچھ محبوب کی طرف سے پیش آتا ہے اُس سے خوشنود و راضی رہتا ہے
اور فرط محبت سے وہی بات اُسکو پسند آتی ہے اور شکر کہ شعبۂ رضا ہے بہم اس سے
ہوتا ہے یہانتک کہ وقت رویت اُخروی تک تشنۂ رضا مین مست رہیگا انشاء اللہ تعالی
ذکر اسم ذات۔ حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم لبسبب شغل ذکر اسم ذات بطور خفی
تعلیم فرماتے ہین طریقہ اُنکا یہ ہے کہ مبتدی کو اپنے روبرو بٹھا دے اور مقام قلب
صنوبری کہ پستان چپ سے دو انگل نیچے ہے دکھادے اور کہے کہ آنکھ اور زبان بند
کرکے قلب کی طرف مشغول ہوجاؤ اور زبان کو تالو سے لگا کر تصور سے برابر لفظ اللہ
اللہ کہے جاؤ یہانتک کہ حرکت اللہ اللہ کی قلب سے پیدا ہو جائے
اور قلب جاری ہو کر صاف صاف لفظ اللہ اللہ ادا کرے اور تعلیم دہندہ
کو چاہیے کہ خود بھی بنفس لفظ اللہ کی تکرار کرکے توجہ کا ذکر دے اور اپنے
قلب کو مبتدی کے واسطے سپ کرکے بخوبی زور دیو پہنچا دے کہ قلب مرید
اور دوسرون کو توجہ دینے کا طریقہ یہ ہے کہ تعلیم دہندہ مرشد کو یاد کرکے
تصور کرے کہ فیض الہی قلب مرشد سے ہمارے قلب مین آتا ہے اور ہمارے قلب
سے قلب مرید مین جاتا ہے

بیان ذکر لطائف۔ لطائف پانچ ہین قلب۔ روح۔ سر۔ خفی
اخفی۔ اور بعضون کے نزدیک نفس بھی داخل لطائف ہے وہ لوگ چھ
شمار دیتے ہین اور بعض حضرات شمار کرتے ہین کہ انسان
صغیر بنایا گیا ہے اجسام عشرہ سے اور ان دسون اجزا
کی جز یعنے اصل عالم کبیر مین ہے پانچ عالم امر مین پانچ عالم خلق مین
عالم خلق عرش مجید تک ہے اور عالم امر اُس سے اوپر بالاے عرش ہے
امر یعنی لامکان مین عرش کے اوپر عالم مقام قلب ہے اس عالم کا رنگ
گلابی ہے پھر اسکے اوپر عالم مقام روح ہے اس عالم کا رنگ سرخ ہے
خفی ہے اس عالم مقام سر ہے اس عالم کا رنگ سفید ہے پھر اسکے اوپر عالم مقام
خفی ہے اس عالم کا رنگ سبز ہے پھر اسکے اوپر عالم مقام اخفی ہے اس عالم
کا رنگ سیاہ یعنے بیرنگ محض ہے اور پانچ اجزا جسکی جز عالم خلق مین ہے یہ ہین
خاک آب باد آتش نفس عالم خاک کا مقام زمین ہے عالم آب کا مقام اس کے
اوپر عالم باد کا مقام اس سے اوپر عالم نفس کا مقام اس سے اوپر ہے یہ دسون
مقام اصل ہین انکی شاخ عالم صغیر انسان مین موجود ہے قلب کا مقام
پستان چپ سے دو انگل نیچے روح کا مقام پستان راست سے دو انگل
نیچے سر کا مقام پستان چپ سے سات انگل نیچے خفی مقام پستان راست سے
سات انگل نیچے اخفی کا مقام درمیان ہر دو پستان کے ہے۔ بعضون کا
قول ہے کہ سر کا مقام درمیان قلب و اخفی اور خفی کا مقام درمیان روح و اخفی ہے
اور بعضے سر کا مقام بالاے قلب اور خفی کا مقام بالاے روح فرماتے ہین

یہ پانچ لطائف شاخ امر ہین اور عالم خلق کی شاخون مین سے نفس کا مقام بعضون
کے نزدیک کمر اور ناف ہے اور ہمارے یہان درمیان ہر دو ابرو فرماتے ہین
اسکے اوپر دائرہ ظلال مقام عالم خاک ہے اسکے اوپر دائرہ ثالث مقام عالم
نار ہے اور بعضون کا مقول ہے کہ وسط پیشانی مین دائرہ قوس ہے اسی دائرہ
مین مقام عالم آب و مقام عالم باد و مقام عالم نار ہے اور اسکے نزدیک کمالات
نبوت مین مقام عالم خاک ہے واللہ اعلم بالصواب۔۔۔

طریقہ تعلیم جب قلب مرید بخوبی جاری ہوجائے تب اسکو روح کیطرف مشغول
کرلے جب یہ بھی جاری ہوجائے تب مقام سر دکھلائے بعد ازان خفی کا
مقام اسکے اخفی کا مقام بتائے جب یہ پانچون لطیفے بخوبی جاری ہوجائین
تب لطیفہ نفس کی طرف مشغول کرائے پھر جب استعداد مبتدی دائرہ ظلال
و دائرہ اولی و دائرہ ثانی و دائرہ ثالث طے کراکے دائرہ قوس تک
پہونچائے اور یونہی رفتہ رفتہ اسکے اوپر کے مقامات بھی طے کراتا
جائے اور اگر مصلحت سمجھے اسی درمیان مین سلطان الذکر کا شغل بھی سکھلائے
ورنہ بعد جاری ہونے کل مقامات ذات بحث سلطان الذکر کے ہدایت فرماتے
فائدہ سلطان الذکر اسکو کہتے ہین کہ تمام جسم رو بان رو بان اللہ اللہ کا ذکر
کرنے بلکہ در و دیوار وغیرہ جدھر ذاکر متوجہ ہو وہ شے اللہ اللہ کہنے لگے
فائدہ ابتدائے تعلیم مین مبتدی کا قلب گاہ جاری رہتا ہے اسکو بسط و انبساط
کہتے ہین اور گاہ بند ہوجاتا ہے اسکو قبض و انقباض کہتے ہین پس اگر خدانخواستہ
حالت قبض و انقباض لاحق ہوجائے تو مرشد کے دستیاب ذوا بر کا تصور

کرے انشاء اللہ تعالی اجرا ہوجائیگا۔ اور اگر خدانخواستہ یون بھی جاری نہو تو
سو بار درود و ہزار بار لا الہ الا اللہ اور پھر سو بار درود پڑھکر قلب پر دم کرے
انشاء اللہ تعالی جاری ہوجائے گا ابتدائے تعلیم مین اکثر بسط اور انقباض
ہوا کرتے ہین اس حالت کو حال کہتے ہین پھر جب کہ ملکہ ذکر بخوبی ہوجاتا ہے
اور گاہ ہے قبض و انقباض نہین ہوتا اسکو مقام کہتے ہین۔ فائدہ۔ قلب پر
گاہ گاہ دھکے لگا کرتے ہین اگر سامنے سے یا داہنے سے دھکا لگے تو علامت
فیض مرشد ہے یا فیض کعبہ یا فیض قرآن ہے اور بائین یا پیچھے کا دھکا علامت
فیض شیطان ہے۔ فائدہ۔ فیض کبھی جاری ہوجاتا ہے مثل نور آفتاب کے
اور کبھی بارور ہوتا ہے مثل نور ماہتاب کے فائدہ مبتدی کو چاہئے کہ روزانہ
حلقہ پیر مین حاضر ہوا کرے تا فیض توجہ سے اجرائے کار جلد ہو اور جو بات مرشد
بتاتا جائے اسے بخوبی خیال رکھے اور ضبط کرے فائدہ اہل اللہ و صاحب
نسبت کیطرف مراقبہ کرکے بیٹھنے سے قلب پر ایک بار آتا ہے اور وہ قلب کو مکدر کر دیتا
ہے۔ اور جو بے نسبت ہین انکی طرف توجہ سے کچھ بار نہین آتا نہ قلب کو
دباتا ہے۔ فائدہ مقام قلب نیچے قدم حضرت آدم علیہ السلام و مقام روح زیر قدم
ابراہیم علیہ السلام و مقام سر زیر قدم موسی علیہ السلام و مقام خفی زیر قدم
حضرت عیسے علیہ السلام و مقام اخفی زیر قدم محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم
حالت شغل و مراقبہ مین الوان و انوار و قدوم بزرگان بھی بخوبی نظر آتا ہے اگر مناسب
سمجھے مبتدی کو بھی اسکی طرف متوجہ اور مشغول کرائے

بیان ولایت صغری و ولایت علیا و بالاے آن مقام

درمیان ہر دو ابرو سے ایک انگشت بالا دائرہ ظلال ہے اس کے اوپر دائرہ اولیٰ ہے
اوپر دائرہ ثانی اس سے اوپر دائرہ ثالث ہے اس سے اوپر درمیان پیشانی دائرہ
قوس ہے اس حساب سے اگر پوری پیشانی پر ایک دائرہ کھینچا جائے اور نصف
سے ایک خط دیا جائے تو دو قوس نیچے اور ایک اوپر پیدا ہوں
اسی حصہ کا نام دائرہ قوس ہے۔ یہاں سے اوپر ولایت علیا ہے حالتِ مراقبہ
میں اس مقام سے اوپر فقط ذات بحت کا مراقبہ کرنا پڑتا ہے مفصل بیان
انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ کیا جائیگا۔ یہاں نشان مقامات بغرض اجرائے
ذکر اسم ذات مبتدیوں کے لئے کافی ہے۔ الغرض دائرہ قوس سے اوپر کمالات
نبوت ہے۔ اس سے اوپر کمالات رسالت اس سے اوپر کمالات اولو العزم
اس سے اوپر موئے پیشانی کے قریب دائرہ قیومیت ہے جب مقامات دائرہ قوسیہ
تک ذاکر ہو جائیں تب مبتدی کو داہنی طرف مشغول کرائے دائرہ قیومیت سے
داہنی طرف تقریباً ایک انگشت حقیقتِ کعبہ ہے اس سے داہنے مقام حقیقتِ قرآن
پھر اس سے داہنے مقام حقیقتِ صلوٰۃ ہے اس سے داہنے مقام حقیقتِ معبودیت ہے
اس سے داہنے مقام حقیقتِ صلوٰۃ ہے اس سے داہنے مقام حقیقتِ معبودیت ہے
بائیں طرف مشغول کرائے دائرہ قیومیت سے بائیں مقام خلتِ ابراہیمی پھر حقیقت
موسوی پھر حقیقت عیسوی پھر حقیقت محمدی پھر حقیقت احمدی پھر تعین حبی
پھر تعین وجودی پھر مقام لا تعین تقریباً بائیں کان کے پاس جب مقامات
مذکورہ بالا بخوبی ذاکر ہو جائیں تب مرید کو مقامات صفات ثمانیہ بتائے
پشت میں گردن پر مقام صفت سمع ہے پھر اوپر اس سے ایک انگشت اوپر

شجرۂ طیبۂ خواجگانِ نقشبندیہ

اے سلطانِ خلیفۂ کبریا کے ۔ اے رہنمائے زمرۂ اتقیا کے حضرت
محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم جانشین حضرت محمد مصطفیٰ حضرت ابو بکر صدیق
باصفا بعد ازان حضرت سلمان فارسی امام قاسم بن ابو بکر بعد ازان
حضرت امام جعفر صادق پیشوائے اولیا حضرت بایزید سلطان
العارفین حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی حضرت تاج اولیا حضرت
خواجہ بو علی فارمدی حضرت خواجہ یوسف ہمدانی حضرت خواجہ عبد الخالق
غجدوانی حضرت خواجہ عارف ریوگری حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی حضرت
خواجہ عزیزان علی رامیتنی حضرت خواجہ محمد بابا سماسی حضرت سید امیر کلال
حضرت خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار حضرت خواجہ
یعقوب چرخی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار حضرت مولانا محمد زاہد ولی حضرت مولانا درویش
حضرت خواجہ محمد امکنگی حضرت خواجہ عبد الباقی باقی باللہ حضرت مجدد الف ثانی
حضرت شیخ احمد سرہندی حضرت شیخ محمد معصوم ملقب عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد
نقشبند حضرت خواجہ زبیر حضرت سید شاہ قطب الدین حضرت سید حافظ
جمال اللہ شاہ صاحب حضرت مولانا محمد فیض بخش شاہ درگاہی محبوب الٰہی
حضرت مولانا سید احمد علی شاہ صاحب حضرت مولانا حاجی محمد شیر میاں صاحب
حضرت مولانا محمد شبیر شاہ صاحب

مقام صفتِ بصر ہے اُس سے اُوپر صفتِ علم اُس سے اوپر صفتِ قدرت اُس سے اوپر صفتِ ارادت اُس سے اوپر صفتِ حیات اُس سے اوپر صفتِ کلام اُس سے اوپر صفتِ تکوین ہے ان آٹھوں مقاموں کے ذاکر ہونے کے بعد درمیان سر بالائے ہمہ مقام مشغول کرائے یہ مقام ذات بحت ہے اللہ بس فائدہ جب کل مقامات بخوبی جاری ہو جائیں تب مبتدی کو حکم دے کہ ہمہ دم با وضو رہا کرے اور بذریعہ سلطان الذکر ہمہ دم اللہ اللہ کا ذکر کیا کرے ایک لحظہ بھی کبھی غافل نہو ذکر مراقبہ مراقبے کے معنے تاک رکھنا یا نگرانی یا حفاظت ہیں خاندان حضرات نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں جب مرید ذکر دوام کا بخوبی عادی ہوجاتا ہے تب اُسکو مراقبے کی تعلیم فرماتے ہیں طریقہ اُسکا یہ ہے کہ مبتدی کو حکم دے کہ آنکھ بند کرکے قلب کی طرف متوجہ ہوجائے اور صورت آفتاب کی یا صورت ماہتاب کی خیال کرے انشاء اللہ تعالیٰ ایک نور مدور نظر آئے گا یا لفظ اللہ سنہری تحریر سے قلب پر لکھا ہوا دھیان کرے انشاء اللہ یہ بھی ظاہر ہوگا اس حالت کو مشاہدہ کہتے ہیں پھر دائرۂ آفتاب یا ماہتاب یا دائرہ ہائے مجرد کے بیچ میں انواع اقسام اشیاء عالم نظر آتی ہیں اُس وقت اس آیت شریفہ کے معنے ذہن نشین رکھے وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ۔ لفظ اللہ سے نقطہ ہائے قدر باقی رہجاتا ہے وہی ہر شے پر محیط نظر آتا ہے اور بقیہ جو چیزیں نظر آتی ہیں اُسکے اندر محاط رہتی ہیں اس حالت کا نام محافظہ ہے اب جب انواع انواع اشیاء نظر آئیں تو اُنکی بخوبی نگرانی اور حفاظت کرے اور سمجھے کہ حقیقت اشیاء مخلوقات نظر آتی ہیں وہ سب صانع مطلق کے دست قدرت کی صنعتیں ہیں اور سب کو

(پا)

نو صنعت اُسکا ظاہر ہے اور سب اُسکی خلاقی کی دلیلین ہین جو کچھ نظر آئے سب
اُسی کی شان ہے اور ہر شے کو دیکھکر کے اللہ کو یاد کرے اس حالت کا نام مراقبہ
ہے اور اس مراقبہ کو مراقبۂ جمعیت کہتے ہین۔ یعنی جمیع مخلوقات کا خیال
رکھنا اور جو کچھ نظر آجائے بسطوت متوجہ ہو کر اُس شے کو صنعت خاص اور
ذریعہ یاد الٰہی سمجھنا اسکو مراقبہ جمعیت کہتے ہین یہی آیت شریفہ کے معنے کا
دھیان اور تمامی مخلوقات کی سیر پانچون لطائف اور مقام نفس تک کرے پھر
دائرہ ظلال مین اقربیت ہے یعنے آیۂ شریفہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْدِ یاد رکھے اور اسکے معنی دلنشین کرکے دھیان رکھے اللہ تعالیٰ
ہمارے اعضا اعضاے زیادہ ہم سے قریب تر ہے پھر دائرہ ظلال کے اُدھر
دائرہ قوس تک مراقبہ معیت ہے یعنی آیۂ شریفہ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ
یاد رکھے اور اسکے معنے کا دھیان کرے اور ذہن نشین رکھے اللہ تعالیٰ ہمارے
ساتھ ہر حال مین ہے اور دائرہ قوس سے اوپر مقام ذات بحت تک مراقبہ محبت
ہے یعنی آیۂ شریفہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ یاد رکھے اور اسکے معنی کا لحاظ
کرے اور سمجھے کہ درمیان ہمارے اور اللہ پاک کے علاقہ محبت ہے ہم اُس سے
محبت رکھتے ہین۔ وہ ہم سے محبت رکھتا ہے واللہ اعلم بالصواب فائدہ اس سے
علاوہ اور بہت سے اقسام مراقبہ کے ہین مراقبۂ بسیط مجردہ مراقبۂ ذات متصف بہ
باصفات مختلفہ متنوعہ مراقبۂ ذات خالص مجرد یعنی بلا کیف علی ہذا القیاس
حضرت خواجہ خورد فرزند رشید حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ سرہما فرماتے ہین
کہ مراقبہ سے مراد ہے باہر ہونا حول اور قوۃ اور اغراض اور جمیع احوال اور

اوصاف اپنے سے اور منتظر رہنا لقاۓ الٰہی کا اور مشتاق اُسکے جمال پاک کا اور
مستغرق رہنا اُسکی خواہش اور محبت مین حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ
اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مراقبہ اقرب الطرق ہے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس اللہ
روحہ فرماتے کہ مینے مراقبہ سیکھا بلی سے یعنی مینے ایک بلی جو ہے کے بل پر اُسکے
انتظار مین ایسی نظر لگائے ہوئے بیٹھی تھی کہ ایک بال اُسکا متحرک نہ تھا
یکو یہ حالت دیکھکر تعجب ہوا کہ ناگاہ آواز آئی کہ کمین جوہے سے بھی کم ہون
تجھسے ہمارے نظر بلی ایسی بھی نہین ہوتی یہ آواز سنکر مین نادم ہوا اور اُس
روز سے دائم مراقب رہنے لگا ہے

دانی کہ مرا یار چہ گفتست بامروز	چشمے ز ما بکشے نگر و دیدہ بدوز

فائدہ کا مراقبہ ہے جاننا مراد سیر ناسوت ہی پھر اُسکے بعد سیر در ملکوت پھر
پھر سیر در جبروت ہے پھر سیر در لاہوت ہے پھر سیر در ہاہوت ہی جب انکشاف
ناسوت شروع ہوتا ہے تو پہلے ایک ہاتھ نظر آتا ہے وہ دست قدرت ہے
پھر تمامی مخلوقات اور اشیاء رفتہ رفتہ پیش نظر آتی جاتی ہین جب انکشاف
عالم ملکوت شروع ہوتا ہے حقیقت روحی ہر شخص وہر شے کی یعنی صورت مثالی سب کی
نظر آتی ہے پھر جب انکشاف عالم جبروت شروع ہوتا ہے صفات الٰہی کا یقین
دل مین اس طرح ہوتا ہے جیسے آگ کی گرمی یا پانی کی خنکی کا ہر شخص کو یقین
بے شبہہ وشک ہی پھر جب انکشاف عالم لاہوت شروع ہوتا ہے آدمی حیرت ناک
رہتا ہے تعجب سے ہر شے کو دیکھتا ہے اور کچھ کہہ نہین سکتا پھر جب انکشاف عالم
ہاہوت شروع ہوتا ہے تمام چیزین اُسکے دل سے فراموش ہو جاتی ہین

اپنی یا دیا کسی کی یاد اُسمیں باقی نہیں رہتی۔
ذکر نفی و اثبات بعض بزرگان حضرات نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے کہ جس نفس جسقدر سانس میں ممکن ہو بارہ ہزار بار ذکر اسم ذات اور ایک ہزار بار ذکر نفی و اثبات ضرور ہے مگر ہمارے یہاں کا دستور ہے کہ جسقدر جس سے ممکن ہو ادا کرے قید کا نباہ دشوار ہے بہرکیف ایک سانس میں تین یا پانچ یا سات بار زائد بحد طاق ذکر نفی و اثبات کرے مگر اکیس بار سے ایک دم میں زائد نہ ہو ورنہ لقوہ و سینے کے تپ بر احت نہ ہوگی ایسا ذکر لاحاصل ہے۔ شرط اس ذکر میں یہ ہے کہ لا الٰہ کہتے ہوئے بخوبی دھیان رکھے کہ ماسوائے اللہ کوئی شے قابل محبت و قیام پذیر نہیں ہے اور لا الٰہ الا اللہ کہتے ہوئے بالیقین دلنشین ہو کر فقط اللہ پاک قائم اور بہت قابل محبت و عبادت ہے مقصود میرا اور معبود میرا یہی ہے سب فانی ہیں مگر بس فقط اللہ پاک ہے اس معنی و مطلب کا یاد رکھنا وقت ذکر نفی و اثبات بس ضرور ہے۔ طریقہ اسکا یہ ہے کہ باوضو رو بقبلہ دو زانو یا چار زانو بیٹھے اور ہاتھوں کو زانو پر رکھے اور دل کی طرف مخاطب ہو کر آنکھ بند کرکے سانس کو ناف کے تلے بند کرے اور لفظ لا کو ناف سے کھینچ کر دماغ سے اوپر جانے دے اور الٰہ کو داہنے مونڈھے پر چھوڑ دے اور خیال کرے کہ تمامی خواہشات و خیالات جو ہمارے قلب و قالب میں تھے مع تمامی عالم فنا ہوگئے۔ کوئی شے ہست نہیں ہے پھر الا اللہ کو مقام روح سے اکھٹا کر مقام قلب پر ضرب دے اور خیال کرے کہ فقط اللہ باقی و قائم ہے معبود و مقصود

دو وجود جو کچھ ہے فقط اللہ ہے اس معنی و مطلب کے خیال کے ساتھ اسی طرح ایک سانس میں با آواز تین بار یا پانچ بار انتہا اکیس بار تک یہ ذکر کرے پھر سانس چھوڑ کر کہے محمد الرسول اللہ صلعم اسی طرح پر سانس بند کرکے ذکر شروع کرے اور جہانتک جی چاہے ذکر کرتا جائے ہزار بار تک فائدہ اس ذکر کا بلکہ دور کردیتا ہے جب ماسوائے اللہ اور نفسانیت کو توڑتا ہے اور حقانیت کو جوڑتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ تعجب کرتے ہیں کیونکر ایک بندہ ایک کلمہ کے کہنے سے داخل جنت ہوگا اور ہم دیکھتے مدارج اس کلمہ کی برکت سے تو کہتے ہیں کہ فقط اس کلمہ کی برکت سے تمامی عالم داخل جنت ہو جائے عجب نہیں۔
ذکر رابطہ منوشلہ اوّل شکل تقرب الی اللہ کی ذکر دوام ہے۔ دوسری شکل مراقبہ ہے جسکا ذکر ہو چکا ہے تیسری شکل تقرب الی اللہ کی رابطہ مرشد ہادی ہے طریقہ اسکا یہ ہے کہ مرشد ہادی کی خدمت میں ہمہ دم یا ہر روز باادب حاضر رہا کرے تو اسکی صحبت بھی بہت جلد اللہ تک پہنچاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر کسی وجہ سے مرشد سے دوری ہو جائے تو مراقب ہو کر اسکو یاد کرے اور اسکے رو برو اپنے تئیں حاضر جانے اور تصور کرے کہ فیض الٰہی قلب مرشد سے میرے قلب میں آتا ہے اور چہرہ مرشد کو یاد کرکے دیکھے کہ مرشد ہادی ہماری طرف متوجہ اور فیض رساں ہے انشاء اللہ تعالیٰ حضوری مرشد وجہ حضوری حق تعالیٰ ہو جائیگی صحبت مرشد کا فیض اسکی وسیلہ تقرب الی اللہ بیشک ہے جیسے کعبہ رابطہ ہے عبد او معبود کا حالت عبادت میں ویسے ہی مرشد رابطہ مرید کا طرف اللہ کے حالت سیر و سلوک میں۔

ذکر کلمات قدسیہ گیارہ لفظیں ہیں جنکا لحاظ مریدان خاندان حضرات نقشبندیہ
کو [illegible] اور شروع ہے وہ الفاظ یہ ہیں۔ وقوف قلبی۔ وقوف
زمانی۔ وقوف عددی۔ ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت در انجمن
یاد کرد۔ بازگشت۔ نگاہداشت۔ یادداشت۔ وقوف قلبی سے
عبارت ہے کہ [illegible] قلب سے واقف رہے اور قلب یاد الٰہی سے غافل نہونے
پاوے۔ وقوف زمانی سے عبارت ہے ہر ساعت میں حساب کرے کہ گذشتہ [illegible]
[illegible] اگر [illegible] شکر کرے [illegible] عذر و توبہ کرے اور [illegible] اور اضطراب [illegible] ہیں
وقوف عددی [illegible] سے عبارت
[illegible] یاد الٰہی [illegible] کرے [illegible] وسوسہ [illegible]
[illegible] قلب و نفس [illegible]
[illegible] یاد الٰہی سے غافل [illegible] ہوش در دم سے عبارت
ہے [illegible] یاد الٰہی سے غفلت میں نگذرے [illegible]
[illegible] نظر بر قدم [illegible] اور سفر در وطن سے عبارت
[illegible] صفات بشری سے [illegible]
[illegible] خلوت در انجمن سے عبارت ہے
[illegible] یاد الٰہی میں مشغول رہنا [illegible]
[illegible] یاد کرد سے عبارت ہے ذکر [illegible]
[illegible] بازگشت [illegible]
[illegible] یہی خیال رکھے

نگاہداشت سے عبارت ہے حفاظت کیفیت یاد الٰہی کی اس طور پر کہ وقت تنہا
یا غیر سے خالی ہو۔ یادداشت سے عبارت ہے دوام یاد الٰہی سے یعنی حضوری
بے غیبت۔ معمولات نقشبندیہ۔ طریق جلب منفعت یا سلب مضرت اور طریق
القائے ذکر در باطن مرید اور طریق توجہ دادن اور طریق سلب امراض وغیرہ اور طریق
دریافت احوال اہل اللہ اور طریق دریافت احوال اہل میت اور طریق
اخراج خواطر اور انا فضة توجہ اور طریق حلقہ طریق ختم خواجگان اور طریق استخارہ اور
طریق کشف وقائع معمولات خاندان نقشبندیہ رہتے ہیں۔

ذکر طریق جلب منفعت و سلب مضرت حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کا معمول ہے کہ جس
بات کا خیال دل میں رکھتے ہیں خود بخود وہ بات بفضل الٰہی سے ظہور پکڑتی ہے خواہ
اس سے کسیطرح کی منفعت حاصل ہو یا مضرت کا دفعیہ مقصود ہو۔ طریقہ
انکا یہ ہے کہ قلب کو دوسرے خیالات سے پاک رکھے اور جو امر منظور ہو وہ
ہمیشہ دل میں رکھے انشاء اللہ تعالیٰ وہ امر بہت جلد ظاہر ہوگا اور اسکو ہمت بھی کہتے ہیں بیت

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد		اگر خارے شود گلدستہ گردد	

فائدہ۔ واضح ہو کہ جسقدر دولت فنا و بقا جس شخص کو حاصل ہوگی اسی قدر جلد
اس سے یہ باتیں سرانجام پاویں گی اور یہ باتیں اس خاندان کے متوسلین سے اکثر
ظہور پکڑتی ہیں کیونکہ مبتدیوں کو اس کی لیاقت نہیں اور منتہیوں کی ان باتوں پر
توجہ نہیں وہ لوگ ایسے خیالات کا اپنے دل میں جگہ دینا تضیع اوقات اور سوء ادب سمجھتے
ہیں انکے کام اور مقاصد بلا توجہ انکے اللہ تعالیٰ خود بحسن انجام و انصرام کو پہونچاتا ہے

ذکر طریقہ توجہ دادن و القائے ذکر در باطن مرید طریقہ توجہ کا

یہ ہے کہ پیر مرید کو اپنے روبرو بٹھائے اور اگر مرید غائب ہو تو اُس کی صورت مثالی کو اپنے سامنے حاضر خیال فرمائے اور جس لطیفہ میں مرید کو فیض پہنچانا منظور ہو اسکو اپنے قلب کے مقابل کرے اور خیال کرے کہ فیض ذکر یا اور انوار و تجلیات قلب مرشد سے میرے قلب میں آتا ہے اور میرے قلب سے لطیفہ مرید میں سرایت کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ لطیفہ مرید جلد اس فیض سے بہرہ مند ہو کر جاری اور روشن ہو جائے گا اور پرتو اسکا صاف صاف قلب توجہ دہندہ پر ظاہر ہوگا

ذکر طریق سلب امراض وغیرہ اگر کوئی شخص کسی امر ظاہری یا باطنی میں مبتلا ہو اور اسکے دفعیہ کا ارادہ ہو تو اولاً استخارہ کرے اگر مرضی الٰہی خلاف معلوم ہو تو سلب مرض کی ہمت کرے یعنے مریض کو اپنے روبرو بٹھائے اور جو سانس اپنے جسم کے اندر جائے اس سے تصور کرے کہ مرض شخص مقابل اپنی طرف کھینچتا ہوں اور جو سانس باہر جاوے اُس سے تصور کرے کہ اس مرض کشیدہ کو اپنے جسم سے باہر نکالکر زمین پر ڈالتا ہوں اسیطرح سے سو سانس تک یہ عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ مرض زائل ہو جائیگا اور عادات و افعال رذیلہ کو بھی یون ہی سلب کر کے زمین پر ڈالدیتے ہیں اور سلب نسبت اور سلب انبساط بھی اسی طرح اپنی طرف کرتے ہیں لیکن اسکو زمین پر نہ ڈالے

ذکر طریق دریافت احوال باطنی اہل نسبت وغیر آن اگر دریافت حال باطن شخص صالح یا طالح منظور ہو اپنے قلب کو اپنے کیطرف اور ہر خیال سے خالی کرکے اُسکی طرف متوجہ ہو اگر وہ شخص اہل نسبت یا اہل ذکر یا صالح یا متقی ہوگا تو قلب میں نور و سرور و جمعیت و انبساط و اطمینان زیادہ ہوگا اور اگر اہل فسق

و فجور ہے تو ظلمت اور تنگی اور انقباض پیدا ہوگا اور اکثر مراقبہ میں صورت اور حالت اُسکے اعمال کی ظاہر ہوتی ہے اور اہل اللہ کی طرف سے ایک قسم خنکی یا خوشبو قلب کیطرف آتا ہے یا قلب کھنچ جاتا ہے اور دوست دشمن کی کیفیت بھی یون ہی قلب پر پرتو ڈالتی ہے حضرت خواجہ عزیزان علیہ الرحمہ کا قول ہے ست با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ؛ وز تو نرمید صحبت آب و گلت ؛ زنہار ز صحبتش گریزان می باش ؛ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ۔

ذکر طریق دریافت احوال میت یعنی کشف قبور

جس اہل قبر کے پاس جائے السلام علیکم یا اہل القبور من المؤمنین کہکر اُسکی پائنتی کی طرف کھڑا ہو کر فاتحہ اور سورۂ قدر تا تنزل الملٰئکۃ والروح پڑھکر ایصال ثواب کرنے کے بعد یعنی اُسکی پائنتی کیطرف کھڑا ہو کر یون ہی پڑھے ثواب بخشے پھر آگے یعنی اُسکے سرہانے کھڑا ہو کر یون ہی پڑھے اور بخشے پھر میت اُسکے سینے کے مقابل یون ہی ایصال ثواب کرکے اُس کے مقابل متوجہ اور مراقب ہو کر بیٹھ جائے اور اپنا قلب میت سے پھر اشروع کرے قبر روشن ہو کر کل کیفیت اہل قبر ظاہر ہوگی اور اپنے کو ہر کیفیت و خیالات سے خالی کرے تو پرتو اہل نسبت قلب پر صاف صاف آئیگا۔

ذکر طریق انصراف خواطر اگر کسی کے دل کے خطرات پر واقف ہونا چاہے اپنے خطرات سے خالی کرے اور اُسکی طرف متوجہ ہو جو کچھ خطرہ دل میں آوے اُسکا عکس قلب کا سمجھے اور اسیطرح بہت سے حالات پوشیدہ اور آیندہ کی خبر قلب پر ترشح ہوتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ جو شخص اپنے قلب کو ہر طرح کے خطرات سے بخوبی پاک صاف رکھتا ہے

یکام خوب نکلیگا اور اکثر صورت حضرات کی مراقبے میں نظر پڑیگی یا القاء شدہ خبر دیگا واللہ اعلم بالصواب

ذکر طریق افاضت توبہ و صلاح و تقوی | اگر کسی شخص کو توفیق توبہ یا اصلاح و تقوی کا فیضان پہنچانا چاہیے اس شخص کو روبرو اپنے بٹھاوے اور اگر وہ غائب ہے تو اسکی صورت مثالی کو روبرو اپنے کرکے تصور کرے کہ فیض توبہ و صلاح و تقوی کا حاصل ہو جاویگی اور اگر پہلے اسکی کیفیت رذیلہ سلب کرکے یہ عمل کرے تو اور بھی بہتر ہو

ذکر طریق حلقہ | خاندان نقشبندیہ میں اکثر معمول ہے کہ مریدان کو وقت خاص میں خصوصاً درمیان فجر و اشراق یا درمیان عصر و مغرب یا درمیان مغرب و عشاء جمع کرکے گرد اپنے حلقہ کرا کے بٹھاتے ہیں اور سب اپنی طرف متوجہ کرکے آپ انکی طرف باری باری متوجہ ہوتے ہیں اور سکو بقدر تھوڑا سانس سے متوجہ ہوکر فاتحہ خیر پڑھکر رخصت کرتے ہیں اس حلقہ کا دستور حضرت رسول اللہ صلعم کے وقت سے جاری ہے اکثر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر الٰہی فرماتے ہیں اور صحابہ رضوان اللہ علیہم گرد آپکے حلقہ باندھ کر اسطرح خاموش بیٹھے رہتے کہ ذرہ جنبش اور حرکت انکو نہوتی تھی یہانتک کہ ایک مجمع کا مستغرق ہوکر یاد الٰہی میں مشغول ہونا بہت خوب ہے اور اسکو حلقہ کہتے ہیں

ذکر طریق ختم خواجگان | اکثر بزرگان اس خاندان کے فلاح ظاہر و باطن کیلئے روزانہ ختم خواجگان کا معمول رکھتے ہیں اور اگر روزانہ نہو سکے تو بوقت ضرورت ضرور کرتے ہیں طریق اسکا یہ ہے کہ جس نیت کیواسطے منظور ہو اسکو دل میں رکھکر فاتحہ پڑھکر بطفیل خواجگان منسوب اس ختم کے وہ حاجت طلب کرے اور ایک یا چند اشخاص مل کر جا با وضو بیٹھکر یوں ختم پڑھیں اول درود شریف سو بار پھر بعد اسکے سورہ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار پھر سورہ الم نشرح مع بسم اللہ اسی بار پھر سورہ اخلاص مع

بسم اللہ ایک ہزار بار پھر درود شریف ایکسو بار پھر سورہ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار پھر اسمائے ذیل میں سے جسقدر آدمی چاہے سو سو بار پڑھکر پھر درود شریف و اسکے [illegible] کے توسل ارواح پرفتوح حضرت سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم اور ارواح خواجگان منسوب اس ختم کے یا خواجگان خاندان حضرات نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بخش کر وہ اپنے حاجت طلب کرے اسمائے مبارک جو اس ختم میں پڑھے جاتے ہیں یہ ہیں یا قاضی الحاجات سو بار یا کافی المہمات سو بار یا دافع البلیات سو بار یا شافی الامراض سو بار یا غافر کل ذنب بحرمت سید الابرار سو بار یا حل المشکلات سو بار یا مسبب الاسباب سو بار یا مفتح الابواب سو بار یا رافع الدرجات سو بار یا مجیب الدعوات سو بار یا ارحم الراحمین سو بار نام ہیں ان خواجگان کے جنکی طرف اس ختم کو نسبت ہے اختلاف ہے مگر بعض بزرگان خواجگان ذیل کا واسطہ دیکر طلب حاجات کرتے ہیں الٰہی بحرمت خواجہ خواجگان خواجہ منصور ماتریدی الٰہی بحرمت خواجہ ابا یزید بسطامی الٰہی بحرمت خواجہ خواجگان خواجہ ابو الحسن خرقانی الٰہی بحرمت خواجہ خواجگان خواجہ یوسف ابو یعقوب ہمدانی الٰہی بحرمت خواجہ خواجگان خواجہ عبد الخالق غجدوانی الٰہی بحرمت خواجہ خواجگان خواجہ بہاء الدین نقشبندی الٰہی بحرمت خواجہ خواجگان خواجہ پارسا بحرمتک یا ارحم الراحمین [illegible] آمین

ذکر طریق استخارہ | اس خاندان کے بزرگ اکثر ایسا استخارہ کرتے ہیں درگاہ الٰہی سے خیریت طلب کرنا اکثر بزرگوں کا معمول ہے کہ بعد نماز اشراق دو رکعت نفل استخارہ پڑھتے ہیں رکعت اولی میں بعد فاتحہ قل یا ایہا الکافرون

اور رکعت ثانیہ میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص پڑھکر نماز ختم کر کے یوں طالب دعا کرتے ہیں الٰہی آج تمام دن رات یا ہفتہ تک میں جیوں میری خیریت ہو گذرے جس میں میری بہتری ہو وہ کام مجھسے کرا۔ اور جس میں میرا ضرر ہو اس سے مجھے بچا الٰہی میرا بھلا کر دین اور دنیا اور عاقبت میں توفیق دے بہتری کی اور رضا کی محفوظ رکھ شر اور ضرر سے یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور دعا مسنون استخارہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ۔ دستور ہے کہ روزانہ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ تک پڑھا کر اور جب کوئی خاص کام شروع کرے تب رضنی بہ تک پڑھے اور بعضوں کا معمول ہے کہ جب کوئی امر جدید شروع کرتے ہیں۔ یہ نفل استخارہ اور یہ دعا پڑھتے ہیں اور اگر نفل پڑھنے کی مہلت نہیں پاتے تو یہ دعا ضرور پڑھتے ہیں اور بزرگوں کا یہ دستور ہے کہ بصورت مہلت بعد نماز عشاء نفل و دعا مذکور کو بار پڑھکر استراحت کرتے ہیں اور گیارہ بار درود اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ گیارہ بار درود پڑھکر کسی سے کلام نہیں کرتے اور دعا کو دل میں رکھکر سو جاتے ہیں مقصود کے بارہ میں اکثر اشارہ خواب میں ہو جاتا ہے اگر نماز و دعا کی مہلت نہیں ملتی تو فقط درود و فاتحہ سے بہتر کام نکلتا ہے اور یا دعا (اللّٰہم خر لی واختر لی) یا یہ کہ یا خبیر اخبرنی پڑھے بار اول آخر درود تین تین بار پڑھکر سو رہے بہتر ہی کام ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِ الْمَعْرِفَةِ وَفَضَّلَ اِخْوَانَ الدِّیْنِ عَلٰی غَیْرِهِمْ بِکَمَالِ الْفَضِیْلَةِ وَحُسْنِ الصُّحْبَةِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِهٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

مظہر نور خدا انسان ہو — گنج مخفی با عیان در جان ما ہو
کنت کنزاً مخفیاً با ہو وہ ام — در ہمہ کون و مکان آمدہ ہو
چشم دل کی ضیا ہے اللہ ہو — حق کا جلوہ نما ہے الصمد ہو
ذاکروں کا ہے ذکر اللہ ہو — عاشقوں کی صدا ہے اللہ ہو
کلمہ ہے لا الہ الا اللہ ہو — شغل میرا ہوا ہے اللہ ہو
جسکو جو کچھ ملا اسی سے ملا — سب کا عقدہ کشا ہے اللہ ہو
اسکو آتا ہے نور حق کا نظر — جسکے دل پر لکھا ہے اللہ ہو
صاحب کشف کی کتاب میں — اسم اعظم لکھا ہے اللہ ہو

زندہ دل جسقدر گزرے ہیں — انکے دل میں بسا ہو اللہ ہو
جو کہ طالب ہیں نور عرفان کے — انکے دل کی صدا ہو اللہ ہو
سالکون کا یہی وظیفہ ہے — عارفون کی غذا ہے اللہ ہو
جو کہ بیمار عشق ہو سئے ہیں تو — انکے دل کی دوا ہے اللہ ہو
اس سے بڑھکر کوئی وظیفہ نہیں — درد سب سے بڑا ہے اللہ ہو
سب سے بہتر یہی وظیفہ ہو — سب سے اچھی دعا ہے اللہ ہو
کیون نہ ہو حاصل جو تجھکو رضائے خدا — جب وظیفہ فرا ہے اللہ ہو
حق تو یہ ہے کہ یار جنت کا — تحفہ ارزاں سے اللہ ہو
تجھکو اگر طالب خدا ہے تو — کر ورا زہن نشین ہے اللہ ہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّكَ رب اپنے محبوب کا صدقہ الصلٰوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یا رسول اللہ یا رسول اللہ

درود نا محدود اس تاجدار مدینہ پر کہ جنکی شان مبارک میں آیۂ پاک
إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا حق سبحانہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے

تمہارے آگے ہو تم سب زمانہ تمہارا — منہ ہے کعبہ تمہارا مدینہ تمہارا
نصیب خانہ کعبہ ہے قبلہ تمہارا — بنے عرش الٰہی یہ قبضہ تمہارا
جو ہے باغ ارم جا دو پھوٹا تمہارا — تو جنت کا ہر گل یہ تحفہ تمہارا
زمین و زمان میں ہر کان لگائین — نہیں کس جگہ ورد ہو تمہارا

ہیں روضہ پہ جا کر کعبہ کو دیکھا ہے — چمکتا ہے دونوں میں جلوہ تمہارا
ادھر فرش والے ادھر عرش والے — بجاتے ہیں ہر وقت ڈنکا تمہارا
قیامت کا دن عید ہو مومنون کو — کہ دیکھیں گے محشر میں جلوہ تمہارا
بحکم الٰہی گیسو بخشوا لے — حضوری میں حاضر ہو بندہ تمہارا
نہیں اپنے اعمال کا کچھ وسیلہ — ہے بس عاصیوں کو دلاسا تمہارا
فقط عبد عاصی کو ہے فخر اتنا — کہ ہوں غوث کا برد و بندہ تمہارا
ابوبکر و فاروق عثمان و حیدر — یہ رونق فزا کیا ہے حلیہ تمہارا
ہو تم فاطمہ بی کے حسین پیارے — خدا کا پیارا ہے نانا تمہارا
شنیدم کہ در روز امید و دہشت — مدد ان کو خدا سے بخشے صدقہ تمہارا
تو عاصی کا بخشو ہر بخشش کر قابل — شفاعت کے لائق ہو سجدہ تمہارا
خدا کا ہوں بندہ محمد کی امت — نکیرین کیا مجکو خطرہ تمہارا
پیاسوں کی کثرت قیامت میں ہوگی — اگر حوض کوثر ہے چشمہ تمہارا
عمل نیک تھے ساتھ ہیں عصیان کے ادھر — ترازو میں رکھدین جو پیر حصہ تمہارا
گزر جاؤنگا پل سے آسانی سے میں — پکڑ لونگا میں وقت پلا تمہارا
تم کہائینگے نام لیوا تمہارے — کہ ہو باغ جنت تمہارا تمہارا
جو سر کج ہیں تکا قیامت کو ہوگا — وہی رب لیلی کا نغمہ تمہارا
کھلی شان محبوبیت لیلی کی ہر — ہوا پیش حق آنا جانا تمہارا
سر عرش ہونے لگا ذکر موسیٰ — پڑھا صدق دل سے جو کلمہ تمہارا
عدو میں گناہ اور سایہ کو یکسان — بھلا کس طرح ہوتا سایہ تمہارا

قیامت کے دن ہوگی سایہ میں پیش
ندارت سرکار کا مرقد میں آکے
کرسایہ خدا کا تو جھنڈا تمھارا
پڑھو منہ جب وقت کلمہ تمھارا

در منقبت صحابۂ کرام

اَصحابُہٗ فی دارِہٖ اَمدادُہٗ فی غارِہٖ
فاروقُہٗ بمثلہ اللہ جا عثمانہٗ یمحو الحیا
صدیق یار غار عمر صاحب وقار
صدیق جان نثار فاروق دلفگار
پروانہ وار حضرت عثمان و مرتضیٰ
باغ جہان کی جان ہیں محبوب کبریا
بعد خدا بزرگ خدا کا حبیب ہے
بی بی بتول باغ نبوت کی ہیں کلی
زیبا گلیم فقر امام حسن کو ہے
ہیں ہر طرف سے گھر حضرت حسین
مسرور ہیں آل و صحابہ یا غوث پر

صدیقہ فی غارہٖ ذاک العتیق المحترم
المرتضیٰ شمس الضحیٰ ذاک العلی المحترم
عثمان تاجدار علی حیدر ذوالفقار
لیٹے ہوئے ہیں قبر مبارک سے بیقرار
شمع جمال جان رسالت پہ ہیں نثار
یہ چار پھول گلشن جنت کی ہیں بہار
بعد نبی بزرگ نبی کے ہیں چار یار
اور آخر کلی کی حضرت حسنین ہیں بہار
سینہ بسینہ علم ملا ان کو سب نے شمار
پایا ہے ہم آپ ہی سے حقیقت کا افتخار
اے محترم بڑھا سلام اور سنے تو ہشیار

قصیدہ در مدح حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نسب تیرا عالی ہے یا غوث الاعظم
ہے نانا ترا تاجدار مدینہ
لقب تیرا غوث الوریٰ غوث الاعظم
ولی تیرا شیر خدا غوث الاعظم

تو جان حسن اور نور حسینی
شرف تجھکو وہ پیر نے کیوں نہ اولیا پر
تری روح اقدس نے چومے ہیں نبی کے
بچھیں شوق سے گردنیں اولیا کی
مدد اسکی کرتے ہو فوراً ہیں بیٹھے
نہیں صرف بغداد ہی میں تیرا مسکن
جو یک لخت سرکار کھائی دعوت
کسی شب تو دنیا میں تشریف لاؤ
نکالو مرے دل کے ارمان کبھی تو
وہی تو ہیں اسلام و ایمان والے
عطا پھیلے کی دین کو تو نے طاقت
ترے در سے خالی پھرے تیرا منگتا
ترا چور نابینا ہو کر ہو بینا۔
پڑے لاکھ مشکل تو کیا غم کہ حق نے
کیا آپ کو یاد جنگل میں جب سے
کیا آپ نے ساٹھ چوروں کو تائب
بکھشتوں کے تیر خنجر اور جھوٹوں کے
بچانے [illegible] قرآن الم سے
قدم بار عصیاں کے اب کانپتے ہیں

زمین وادی تری قرینہ غوث الاعظم
گھرانا ہے تیرا بڑا غوث الاعظم
قدم وقت معراج یا غوث الاعظم
تمھارے ہی تو زیر یا غوث الاعظم
جو کہتا ہے مشرق میں یا غوث الاعظم
تو ہر جا ہے جلوہ نما غوث الاعظم
یہ بندہ نوازی تھی کیا غوث الاعظم
مرے گھر کبھی پھر جلد آ غوث الاعظم
دکھا کر رخ حق نما غوث الاعظم
جو ہیں تیرے اوپر فدا غوث الاعظم
اور اب پھر کرے گا اٹھا غوث الاعظم
یہ ہوگا جب تجھ کو کب روا غوث الاعظم
بنے پھر وہ ابدال یا غوث الاعظم
کیا تم کو مشکل کشا غوث الاعظم
ہوئے اسکے حاجت روا غوث الاعظم
صداقت سے کہتے ہیں یا غوث الاعظم
تمہیں جو نہیں ناخدا غوث الاعظم
خوشی پیرزن کو کیا غوث الاعظم
سہارا لگاؤ ذرا غوث الاعظم

دم نزع بالیں پہ تشریف لانا
مری لینا اس وقت آنکھیں دکھائیں
ستائیں نہ مجھ کو جب وہ تنہا پکڑ کر
میں جب تنگ ہوں قبر کی تنگیوں سے
ہے نادیدہ منزل اندھیری کٹھن سی ہے
دبایا مجھے نور ایمان سے آ کر
سر پل صراط اب چلا سے میں جس دم
ہوں قبضہ دامن اور بخشش سے ملا کی
شفاعت سر حشر مجھ ہو کی بخشی ہو
اگرچہ ہوں سب امت شہ کی بخشش
الٰہی ترے چشم عاصی پہ رحمت

مری جان ہو تیرے در یا غوث الاعظم
نکیرین مرقد میں یا غوث الاعظم
مجھے ان سے لینا بچا غوث الاعظم
چھپا لینا دامن میں یا غوث الاعظم
نہیں دوسرے رہنما غوث الاعظم
مرا قافلہ لٹ گیا غوث الاعظم
سنبھالو نہ گرنے میں گر غوث الاعظم
بٹھا دیجئے پر پر اپنے غوث الاعظم
میں قربان تیرے گیا غوث الاعظم
ضرور ہو تمہاری دعا غوث الاعظم
بحق نبی فاطمہ غوث الاعظم

سبب تصنیف کتاب

بعد نماز روزہ ذکر و تلاوت قرآن مجید و درود شریف کے ذکر اولیاء اللہ کا بھی عبادت ہے اس غرض سے بنظر نفع اہل سلسلہ و برادران اسلام کے ایک فقیر حقیر مولوی محمد بشیر شاہ جو خادم اور خلیفہ حضرت پیر و مرشد برہان الواصلین سلطان الکاملین قبلۃ العارفین کعبۃ السالکین دین پناہ ظل اللہ آفتاب کرامت ماہتاب ہدایت غواص بحر معرفت حقیقت راز دار طریقت رشد لعید شیخ فنا فی اللہ عاشق رسول اللہ شاہ جی میاں محمد شیر صاحب ساکن پیلی بھیت

قادری مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے مختصر حالات کشف و کرامات حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے جو کہ خود اپنی نظر سے گزرے یا زبانی احباب پیر و مرشد سے سنے وہ اس رسالہ میں مرتب کر دیئے اور دو بیان عبارات کے جو نظم درج کی گئی ہیں اس کے مصنف حافظ محمد امیر الدین صاحب ہیں جو حضرت پیر و مرشد کے مرید ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اسکی جزا دارین میں عطا کرے اور نام تاریخی اس رسالہ کا [illegible] ہے تحفۂ محمد شیر میاں قدس سرہ العزیز اور اس رسالہ کو چار تابشوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔

تابش اول میں بیان آپ کے پیر و مرشد اور نیز ذکر آپ کے ماموں یعنی نعمت شاہ میاں رحمۃ اللہ علیہ کا اور ذکر آپ کے حسب و نسب و واقعات سوانح عمری و نیز ذکر آپ کے مرید ہونے کا۔

تابش دوم میں بیان مختصر آپ کے کشف و کرامات اور بیان آپ کے معمولات کا

تابش سوم میں بیان آپ کے عادات و اوقات بسری کا اور وصال آپ کے پیر و مرشد کا

تابش چہارم فضیلت فقر و ذکر و شغل و ذکر آپ کے وصال کا۔

تابش اول در بیان حسب و نسب حضرت شاہ جی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ و دیگر احوال آنحضرت و نیز در بیان حالات حضرت شاہ احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ و میاں نعمت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر و مرشد شاہ جی میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کی اولاد میں سے ہیں جو کہ ملک خراسان کے مشہور و معروف بزرگ ہیں جن کا نام مبارک

ملک خراسان میں مثل آفتاب کے روشن ہے اور مزار شریف اُنکا [illegible] میں ہے
شاہ جی میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا صاحب رحمۃ اللہ علیہ خراسان سے
ملک ہندوستان میں تشریف لائے اور شاہجہان پور میں قیام فرمایا حضرت
شاہ جی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد کا اسم مبارک محبت
خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ اور انکی شادی پیلی بھیت شریف میں محمد اسحاق
خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ہوئی تھی اور وہیں قیام پذیر ہوئے
اور حضرت شاہ جی میاں قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے پانچ بھائی تھے اور ایک روایت
سے تین بھائی کا ہونا پایا جاتا ہے ان تینوں بھائیوں کا نام یہ ہے علی شیر خانؒ
اور دوسرے شیر خانؒ اور تیسرے شیر خانؒ اور آپ سب سے چھوٹے تھے اور یہ سب
بزرگ تھے چنانچہ ایک بھائی کی حالت یہ ہوئی تھی کہ ڈیڑھ سال تک برابر
کھڑے رہے بیٹھنے کا نام نہ لیا اور مستی کی حالت میں تلوار کھینچے رہتے خوف کی
وجہ سے اُنکے پاس سوائے آپ کے اور کوئی نہیں جا سکتا تھا۔ ایک روز کا واقعہ
کہ وہ ننگی تلوار لیکر سڑک پر چلے گئے مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ اُن کو روکے حضرت
شاہ جی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے اور فرمایا بھائی بسم اللہ
کرکے گھر چلو وہ فوراً چلے آئے جس وقت گھر تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ بھائی
بسم اللہ کرکے تلوار میان میں کرلو انھوں نے فوراً تلوار میان میں کرلی پھر
کہا کہ بسم اللہ کرکے ہاتھ دھو لو اور روٹی کھاؤ اُن کا مزار شریف
شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کے پائینی کو ہے۔ مگر نشان مزار نہیں ہے
فقیر حقیر مولوی احمد شیر نے شاہ جی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن کی

حالت کو اس طرح تحقیق کیا ہے کہ آپ مادرزاد ولی تھے بچپن میں [illegible]
[illegible] رہتا تھا اور آپ اکثر اوقات ذکر خدا میں مشغول رہتے تھے کھیل کود
اور لہو و لعب سے پرہیز کرتے تھے اور لڑکوں کے بیٹھنے کی طرف توجہ نہ فرماتے اور نہ
کھانوں پر التفات فرماتے وقت خواہش رکھتی تھی نہ خوش رہتے تھے
حضور ہدایت سلیم الطبع تھے اللہ عزوجل نے آپ کو [illegible]
صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عطا فرمایا تھا اور آپ کی والدہ ماجدہ [illegible]
اور اولیاء اللہ کاملین میں سے تھیں آپ نے اپنی تمام عمر خدمت والدہ ماجدہ میں
صرف کی اسی غرض سے آپ نے اپنی شادی نہ کی کہ والدہ ماجدہ کو
کسی قسم کی تکلیف ہو آپ کی والدہ ماجدہ سولہ سال تک ذکر الٰہی میں
میں مشغول رہتی تھیں اور کھانے کی طرف التفات نہ فرماتیں۔ آخر عمر میں
بصارت ظاہری دور ہو گئی مگر بصارت باطنی کی یہ حالت تھی کہ اُس کی
دور دور کی چیزیں آپ کو نظر آتی تھیں آپ روشن ضمیر تھیں۔ اور شاہ جی
میاں رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک چبوترہ [illegible] آپ کی آنکھوں
کے سامنے ہر وقت رہتا تھا اگر کوئی مہمان سفر دور سے آنیوالا ہوتا تو آپ
پیشتر سے فرما دیا کرتیں کہ کھانا تیار کرو مہمان آرہے ہیں۔ اور ایک بی بی خدمت
پاس رہتی تھی اور جب وہ بیمار ہوتی تو مائی صاحبہ کے تلوے چاٹتے تب اچھا ہوتی
اور ایک جن جنگلی سانپ ہر وقت آپ کی خدمت میں رہا کرتا تھا۔ غرضکہ
اس قسم کی کرامات مائی صاحبہ کی بہت سی ہیں جو احاطۂ تحریر سے باہر ہیں
لہٰذا اسی پر اکتفا کیا گیا اللھم صل علیٰ سیدنا [illegible]

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اکیلے کلیم نثر یا دو قصہ ہی بس لب	مہر سپہر ہدایت صلی علیٰ محمد

آپ اپنی قوت معاش شادی کی شادی کے ریاض سے حاصل فرماتے اور مزار گر
زمین بخت جو آپ کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے ماروسے علاقہ میں چھوڑی تھی اسکی
طرف مطلق توجہ نہ فرمائی۔ اور کاغذات متعلقہ زمین پر پھاڑ کر پھینک دیئے اور
وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ پر عمل فرمایا اور اپنی زبان
مبارک سے فرمایا کرتے کہ میں نے اپنے مکان میں ایک دم ایک گڑھا
کھودا اس میں ایک گول پتھر کی گرہ چاروں طرف سے مثل گیند کے بند اور
چکنی بنی تھی اسکو بڑی مشکل سے توڑا تو اسکے اندر ایک کیڑا نیلے پیلے
رو پیلے سنہرے رنگ کا نکلا اور ہرے ہرے پتے اسکے منہ میں تھے اسوقت
بطور پروردگار عالم نے یہ دکھلا دیا کہ توکل کرنیوالوں کو ہم ایسے رزق پہونچاتے ہیں

آتش عشق مصطفیٰ نا بہ ثمر دو سے بجھا	ماہ چند امیں دوسے صلی علیٰ محمد

حالت جوانی میں آپ کو کچھ دنوں کشتی کا بھی شوق رہا آپ بہت بڑے پہلوان
تھے آپ کی گردن مبارک میں بھی آدمی لٹک رہتے اور آپ بیٹھے سے کھڑے
ہو جاتے آپ مثل پہلوانوں کے کھانے کی طرف رغبت نہ فرماتے بلکہ جب آپ
کشتی کا ارادہ کرتے تو جمعہ کے دن سے کھانا چھوڑ دیتے اور جمعہ کی شام کو
کشتی لڑکر کھانا تناول فرماتے تین روز برابر فاقہ کشی کرتے اور قوت روحانی
سے کام لیتے کیسا ہی زبردست پہلوان ہوتا اسپر آپ غالب آتے چنانچہ
ایک مرتبہ آپ جمعہ کی نماز روزہ سے باہر تشریف لائے اور پہلوان سب

جمع ہوکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میاں آج تو ذرا کشتی
میں چلئے اور انگلی کے اشارے سے کچھ بتا دیجئے آپ نے فرمایا
کہ میں ابھی آیا مگر روزہ سے ہوں مجھ میں جان نہیں ہے تو جب وہ لوگ اصرار کر
آپ کو اکھاڑے میں لے گئے اور ایک بڑے نامور زبردست پہلوان نے
آپ کی کمر پکڑ لی اور بولا کہ میاں اب کیا کروگے آپ نے ذرا پیر کا
کر دیا اور اسنے بھی کالا کر زور کیا مگر آپ نے اسکو اٹھا کر زمین پر دے مارا
اور بہت دیر تک وہ پہلوان زمین پر تڑپتا رہا اور بے ہوش ہو گیا جب ہوش
میں آیا تو بولا کہ یہ بات خدا کی طرف سے ہے پہلوانی کی بات نہیں ہے آپ نے
فرمایا خدا ہی کی طرف سے تو سب کچھ ہے

مومنو سب پڑھو درود رحمت حق کا ہے نزول	پڑھتے ملک ہیں اور خدا صلی علیٰ محمد
محمد شبیر صاحب عاشق خاص خدا تم ہو	ضیائے چرخ دین احمدی تم ہو
شریعت میں محمد شبیر ہادی رہنما تم ہو	طریقت میں نہیں ہے ثانی کوئی تم ہو
جمال ظاہری ہے چشم ظاہر سے چھپا	فنا کا ذکر کیا ہے واصل حق تم ہو
کرو ذرہ نوازی میرا قلب ہے ترو خشک	خدا کے فضل سے پیر تم ہو
خدا کے واسطے بیمار ہوں میری خبر لینا	طبیب چارہ ساز ہر مریض تم ہو
کلام جانفزا سے مردہ دل کئے گئے زندہ	مسیح وقت ہیر تقسیم شفا تم ہو
نگاہ مہر جسپر پڑگئی وہ ہو گیا کامل	مس قلب کیلئے اکسیر کیمیا تم ہو
گدائے در ہوں میرے دامن میں کیا ہے	عطا بخش پوش و داتا تم ہو
چھڑا دو نیند انکار جان سے آپ دو کو	مرے دل مرے مرشد مرے

مرادین دل کی برآئینگی کہ مدعا دل کا	دلاور یار یا رب بزم ارباب صفا ہم ہو
اے بگاہت آشنا حسن ازل ابدا	اے رخت دلم شد اصل علی محو

شاہجی میان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ ماموں تھے اور یہ سب بزرگ تھے ان میں سے مشہور و معروف حضرت نعمت شاہ میان قدس سرہٗ العزیز ہیں جنکا مزار مبارک بیلی بھیت شریف میں دریائے ککرا کے کنارے پر ہے ایام عرس میں قل شریف و ہین ہوا کرتا ہے اور آپ علاوہ ماموں ہونے کے پیر بھائی بھی تھے۔ آپ کے مرید ہونے کا قصہ یوں ہے کہ آپنے چند اشرفیاں جمع کرکے ارادہ سفر کرنے کا کیا تھا مگر بجائے سفر کرنے کے آپ نے اوڑھنے کے کمبل خرید لئے جو فقیر آتا آپ انکو ایک کمبل عطا فرماتے اتنے میں ایک درویش تشریف لائے آپ نے انکو بھی ایک کمبل دیا انھوں نے اُن کی طرف نگاہ بھرکر دیکھا اُن کی نظر پڑنا تھی کہ انجاست ہونا تھا۔ جب وہ تشریف لے چلے تو آپ بھی انکے پیچھے ہو لئے لیکن آپ کے والد بزرگوار نے آپ کو پکڑ لیا اور وہ درویش نظر سے غائب ہوگئے پھر تو آپ کا یہ حال ہوا کہ ضرب لگاتے وقت پانی میں پانی اور آگ میں آگ اور ہوا میں ہوا ہو جاتے۔ باوجود اس کمال کے آپ کو تسلی نہوئی اور آپ نے حضرت سید الاولیا قطب الہدیٰ تاج الاصفیا نور الاتقیا شیخ فنافی اللہ عاشق رسول اللہ سید احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل کیا اور عجب طرح کا جلوہ حق نما دیکھ لیا بیعت ہوتے ہی مقام فنا پر پہنچے حضرت شاہجی میان رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اُن کو ایسا

فنافی الشیخ دیکھا کہ مرشد کی صورت میں کیا بلکہ لباس تک میں فنا ہوگئے تھے چنانچہ ہنگام عرس میں ایک دن کا واقعہ ہے کہ حضرت پیر و مرشد کا لباس قدس سبز تھا اور آپ کا لباس گیارو سے رنگ کا تھا اسوقت ایک عجیب شان الٰہی نظر آئی کہ جتنے پیر بھائی بیٹھے ہوئے تھے کسی کو یہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کون ہیں اور نعمت شاہ میان رحمۃ اللہ علیہ کون ہیں دونوں کی صورت اور لباس بالکل ایک ہی سا نظر آتا تھا

ایسے ہوئے وہ مست لقائے شیخ میں فنا	فرق ذات رہا بالکل نہ صفت کا

ایک روز میان فرماتے تھے کہ ایک دن میاں نعمت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بحالت مستی میں حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ فقیر نے ایک مدت سے یہ کمال حاصل کیا ہے کہ آگ میں آگ پانی میں پانی ہو جاتا ہے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ فقیر ان باتوں سے کیا مطلب مجھے ان باتوں کو چھوڑ کر طلب وصال حق میں کوشش کرو اور فرمایا کہ حجرہ میں بیٹھکر تین برس کامل چلہ کشی کرو اور غیر کی صورت مت دیکھو اور نہ اپنی صورت غیر کو دکھاؤ آپنے حسب الارشاد حضرت پیر و مرشد کے تین برس کامل حجرہ میں تنہا بیٹھکر ذکر الٰہی کیا اس ریاضت کے بعد ایک روز حضرت پیر و مرشد انکے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا نعمت اب کیا حال ہے عرض کیا کہ نہیں جانتا ہوں میں کون ہوں میاں بالکل آپ ہی آپ ہیں حضرت نے خوش ہوکر فرمایا کرم نے تجھکو تمام نعمتیں دے دیں اور فرمایا کہ تجکو وہ دولت ملی کہ جو رب سے اولیائے کاملین اور قطب و ابدال ہوگئے ہیں

آتش عشق مصطفےٰ نے اسقدر کو دے بجا | راہ خدا میں دے بڑا اصل نکی

حق میں ابتدائی سے حضرت پیر و مرشد کی دعا سے آپ کو علم باطنی عطا فرمایا
اور تحریر کیا آپ حافظ قرآن مجید بھی تھے آپ کی حالت مجذوبیت اور
مستی کی شدت بڑھ گئی تھی اور گرمی کے موسم میں ٹھیک دوپہر کے وقت
سورج سے آنکھیں لڑاتے اور فرماتے کہ اے سورج تو مجھ سے ٹھنڈا ہو گیا
اور سردیوں میں دریائے سندھ میں پڑے رہا کرتے تھے اور اکثر اوقات ریت کے
گڑھے ہوئے گڑھوں میں ہاتھ ڈالے رہتے تھے

آتش عشق مصطفےٰ نے اسقدر کوٹے بجا | راہ حق ادا میں دے مثال بلال

ایک دفعہ کچے چولہے کے اوپر بیٹھے تھے کہ پائے مبارک اس میں جا پڑا
اور ایڑی مبارک جلنے لگی چرا ... ایک شخص آیا اس نے
پکار کر کہا کہ میاں صاحب جب کئی مرتبہ زور سے آواز دی تو آپ نے سر اوپر کو
اٹھا کر فرمایا کہ بچہ کیا کہتا ہے کہا میاں آپ کا پاؤں جل رہا ہے فرمایا تو
کہتا ہے آپ پر ہر وقت جذب کی حالت طاری رہتی تھی جب حضرت
پیر و مرشد تشریف لاتے یہاں کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو کہتے کہ
تیرے بال بچے اچھے ہیں پیر و مرشد فرماتے کہ تم کب تک اس حالت میں
رہو گے اب اس حال سے سلوک کی طرف آؤ اور میری مریدی اختیار کرو
آپ کہتے مجھے معاف فرمایئے کیونکہ میں لوگوں کو مرید کروں گا تو وہ پیر و مرشد کے
مرتبے کو نہ پہچانیں گے اور بے ادبی کریں گے ... اختیار ... دو
پیر و مرشد نے فرمایا کہ میری ناکھوں کر ... کہ میری ذات بہت ... کی

[illegible]

کسی نے ایک کتا مرا ہوا اٹھا لایا ہے اسکی بدبو سے حضور کو تکلیف ہوگی یا کرکے
پھینکنے کو دیکر اٹھوا دیجئے آپ کتے کے پاس آئے اور فرمایا کہ جیا اٹھ میں بیا
کہاں دھر دیا پھر دن کا وہ کتا اٹھکر چل دیا اور چپ۔ قدم جاتے ہوئے ہو گیا
ایک ہندو نے دیکھا اور اس نے اس مرے کتے کو روٹی کھلائی ہے

تاہم خدا کرے یہ کیا مرے نبی کا معجزہ	مرشد جلائیں اولیا صلی علی محمد

غدر سے پہلے آپ انگلی اپنے گلے پر پھیرتے اور فرماتے مخلوق پر قتل ہے مخلوق پر قتل ہے۔ وصال سے قبل ساٹھ روز تک برابر آپ نے کھانا نہیں کھایا تھا وقت وصال جسقدر آدمی آپ کی خدمت مبارک میں حاضر تھے سب کو ہٹا دیا گیا تھا صرف حضرت شاہجی میاں رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس رہنے دیا اور تھوڑی دیر میں فرمایا کہ ارے بچا اب میں ہو چکا شاہجی میاں رحمۃ اللہ فرماتے تھے کہ اسوقت میرے آنسو نکل پڑے مگر لب نہیں کھلے ورنہ چیخ نکل جاتی پھر مجھ پر اسقدر کیفیت طاری ہوئی کہ جس کا حال بیان سے باہر ہے اتنے میں آپ نے آنکھ اٹھاکر میری طرف کو دیکھا اور فرمایا کہ کیوں دبا اسی وقت وہ کیفیت غائب ہوگئی اور سکتہ کا عالم نمودار ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی میں ہرگز نہیں مرونگا میں ہرگز نہیں مرونگا میں ہرگز نہیں مرونگا۔ یہ فرماکر آپ کی روح مبارک قالب خاکی سے پرواز کرگئی حضرت شاہجی میاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ تین مہینے تک برابر میرا یہ حال رہا کہ آپ کی صورت مبارک ہر وقت سوتے جاگتے بیٹھتے اٹھتے میرے ساتھ رہتی تھی اور فیض روحانی ہوتا تھا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ
وَعَلَیْہِمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اپنے کلام پاک میں حق نے یہ فرما دیا	مرتے نہیں ہیں اولیا صلی علی محمد

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ یعنی جو راہ خدا میں قتل ہوا ان کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں ان کی زندگی کو تم نہیں جان سکتے ایسا ہی حدیث میں وارد ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا یعنی مرجاؤ قبل مرنے سے یہ اولیاء اللہ کی شان ہے جو اپنی حیات میں مر کر جام بقا پیتے ہیں اور مرنے کے بعد اعلیٰ زندگی اور مقام پاتے ہیں

حق نے قرآن میں الا ان اولیا کہا	دیکھو یہ شان اولیا صلی علی محمد

آغاز غدر سے پیشتر آپکا وصال مبارک ہوا اور دریا کے کنارے پر آپ کا مزار شریف ہے۔ شاہجی میاں رحمۃ اللہ علیہ قبلہ نے اپنے دست مبارک سے معماروں کے ساتھ آپ کے مزار مبارک میں اینٹیں لگائی ہیں اور بہت پختگی سے تعمیر فرمایا ہے اور اس چبوترہ کو جس پر مزار مبارک ہے آپ نے اپنے دست اقدس سے پاٹا ہے اور بیس بیس سو گز سے پانی کے گھڑے بھر بھر کر ڈلوائے ہیں اور تیار ڈالا ہے اور محنت شاقہ اٹھائی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

شام و سحر حجر و شجر شمس و قمر ملک بشر	پڑھتے ہیں سب بجا صلی علی محمد

پی لیا ہے جس نے جام دل انجام نور شاہ کا
جو مزار پاک پر آئے زیارت کیلئے
نعمتیں فردوس کی پائیگا میں امید ہے
میرے مرشد شاہ جی حضرت محمد شیر کو
وہ بڑا آگے بڑھا ہے نہ پر گز وہ ہٹا
اللہ اللہ ذکر کرتے کرتے فرمایا وصال
جبکہ ہوا خورشید اعظم شمس محی الدین جو بن
جانشین ہوئی ہیں پورے آپ کی مادہ سے
مانگتے ہیں مومنوں کے واسطے ہر دم دعا
شاد ہو جائیگا ہر ناشاد چشم مہر سے

ہے تصور انکو صبح و شام نعمت شاہ کا
رحمت حق انپہ ہوا اکرام نعمت شاہ کا
حشر میں جب منھ سے نکلا نام نعمت شاہ کا
دل سے لگتا ہے پیارا نام نعمت شاہ کا
کرتے ہیں مولیٰ کی طرف ہر کام نعمت شاہ کا
کیا ہی پاکیزہ ہو انجام نعمت شاہ کا
کیوں نہ مقبول ہو یہی اسلام نعمت شاہ کا
فیض پاتے ہیں خواص و عام نعمت شاہ کا
کیا ہی یہ عقیدہ کشاہی کا کام نعمت شاہ کا
مجھکو جب ملگیا انعام نعمت شاہ کا

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَحَبِیْبِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ سید مولانا میاں احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بجھورہ سے پہلے پیلی بھیت شریف تشریف لائے حضرت احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت حافظ سید غلام رسول شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہیں اور حضرت حافظ سید غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ اولاد حضرت سید بہاء الحق بہاول پوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہیں اور یہ شاہ ولایت سرزمین ملتان کے ہیں ملقب بسادات [illegible] ہیں ولی ہیں تمام سرزمین ملک پنجاب میں انکے نام مبارک کی [illegible] پھیرتی ہے اور حضرت سید

احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اس سرزمین میں تشریف لانے کا سبب یہ ہے کہ حضرت شاہ بہاء الحق رحمۃ اللہ علیہ کے اندر بزرگ تھے انہوں نے بشارت کے میاں شاہ احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بشارت دی کہ تم طرف ہندوستان کے جاکر حضرت مولانا شاہ درگاہی میاں محمد فیض بخش محبوب الٰہی سے سنگرامی انار اللہ برہانہ کے مرید ہو اور حضرت شاہ درگاہی میاں صاحب خلیفہ ہیں حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے اور پوتے ہیں حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متوطن بغداد شریف کے ہیں اور حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حسب الارشاد جد امجد اپنے حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے رونق افروز ہندوستان ہوئے ہیں اور حضرت مولانا شاہ درگاہی محبوب الٰہی محمد فیض بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی حالت یہ ہے حضرت پیر و مرشد شاہ جی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبان فیض ترجمان سے اس پر تقصیر مولوی محمد نصیر نے یوں سنا ہے کہ آپ مادر زاد ولی تھے اور ابتدا ہی سے ذکر و شغل اور مراقبہ میں اوقات بسر کرتے تھے اور مخلوق سے تنہائی پسند فرماتے تھے اور جنگل میں اکثر رہا کرتے تھے اور ابتدائی [illegible] خاندان سے آپ کو فیض حاصل تھا اور بارہ برس تک ایک درخت کے اندر میں رہے یعنی جنگل درخت میں رہے اور درخت کی [illegible] تھے اور اسی پر اکتفا کرتے تھے بعد بارہ برس کے آپ نے خیال کیا کہ کسی مرشد کامل سے مرید ہوں تو بہتر ہے تاکہ مقصد پر پہنچوں [illegible]

روشن ضمیر اور صاحب نسبت تھے اسی اثنا میں حضرت جمال اللہ شاہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس زمانہ میں بیلی ندی کے
کنارے پر ایک مسجد بنی ہوئی تھی اس میں حضرت جمال اللہ شاہ صاحب رحمۃ
اللہ علیہ رونق افروز تھے۔ غرض حضرت شاہ درگاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ندی کے
اس کنارے پر رہتے تھے اور حافظ جمال اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کنارے
پر تھے حضرت شاہ درگاہی صاحبؒ نے حضرت کی طرف دیکھا اور دل میں
خیال گزرا کہ ندی دو کمان بھیگا کیوں ان حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے انکی طرف نگاہ کرکے دیکھا اور مراقبہ میں ہوگئے دوبارہ پھر
ان کے دل میں خیال گزرا کہ ندی دو کمان بھیگا کیوں ان۔ اور اس خیال کا خطرہ
یہ تھا کہ مرتبہ میں بہت بلند ہیں مگر تیری نہیں ہے غرض سہ بارہ جو خیال
گیا حضرت حافظ صاحبؒ نے سر اٹھایا اور فرمایا آئیے شاہ صاحب ندی
دو کمان بھیگا کیوں ان کا مزہ چکھئے بس اتنا کہنا تھا کہ آپ ندی کے کنارے
سے جو تڑپے ہیں تو ندی کے اندر تھے اور ندی کے اندر سے کنارے پر
غرض اسی طور سے پھر ڈیڑھ پہر تک آپ کی یہی حالت رہی سب لوگوں نے
حضرت حافظ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضور اب ان کی
جان نکل جائیگی آپ نے فرمایا کہ لے آؤ۔ غرض آپ کی خدمت میں حاضر
ہوئے آپ نے اسی وقت آپ کو سند عطا فرمایا اور خلافت عنایت کی اور فرمایا
کہ تم دریائے گومتی کے کنارے پر جاکر بیٹھو تمہاری ذات سے فیض
ہونے والا ہے۔ اور یہ بھی روایت اس فقیر نے سنی ہے کہ حضرت شاہ درگاہی صاحب

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ [illegible] کو لگا ہوا سب نے اپنے [illegible]
ایک ایک پاؤ کا آٹا تا ہی تھا کہ حضرت کی [illegible]
اور آپ بہت جسیم ولی تھے۔ اور حضرت شاہ [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے
تھے کہ بیسان شاہ درگاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
[illegible] کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ [illegible]
سے کہہ دیتا کہ نماز کا وقت ہے تو نماز پڑھتے۔ اور حضرت شاہ [illegible] صاحب
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا فقیر نہیں دیکھا جیسے [illegible]
سوائے بیسان شاہ درگاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے۔ چنانچہ حضرت سید
احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب کہ [illegible]
کرکے فوراً مولانا شاہ درگاہی محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں [illegible]
اور شرف نیاز حاصل کیا حضرت مولانا شاہ درگاہی صاحبؒ نے آپ کو [illegible]
پیر و مرشد کی خدمت میں بھیجا حضرت شاہ جمال اللہ صاحب کی خدمت میں [illegible]
اور بیعت کے واسطے عرض کیا حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب نے فرمایا
تم ہی کو حکم ہے کہ ہماری اجازت سے مرید کرو [illegible] حضرت شاہ
شاہ صاحبؒ نے حضرت احمد علی شاہ صاحبؒ کو سب سے پہلے [illegible] شاہ درگاہی
فیض بخش محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید کرایا اور خلافت دی اور اجازت دی [illegible]
تم کو رامپور جانا ہے اور احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو [illegible] ہوئے حضرت
مولانا شاہ درگاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید احمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو [illegible]
رامپور تشریف لاتے رہا ہوئے اور دریائے کوسی کے کنارے پر قیام پذیر ہوئے

اور سید احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کرتے تھے [illegible]
سات کوس پر واقع ہے قیام کرو سید احمد علی شاہ صاحب [illegible]
پچاس خادموں کے کو حضرت شاہ درگاہی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
کر دیئے تھے اور حکم دیا تھا کہ مقام [illegible] جا کر کشتی کھیوا [illegible] کرانا اور
جا سے بلانا اصل [illegible] اللہ کا نام بتلاؤ اور مرید کرو تمہاری ذات سے ہزاروں آدمی کو
فیض ہونے والا ہے حسب الارشاد اپنے پیر و مرشد کے [illegible] تمام [illegible] ہو کر [illegible]
تشریف لا کر تعمیل حکم پیر و مرشد میں مشغول رہے اور لنگر خانہ عام جاری رہا اور
اس عرصہ میں قریب تین سو آدمی وہاں کے باشندے اور نیز گرد و نواح کے
سے بیعت ہوئے غرض چند عرصہ کے بعد [illegible] بیعت تشریف لائے [illegible] اور حضرت
شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ آپ کی خدمت [illegible] حاضر ہوئے ہیں ملاقات ہوتے ہی
حضرت احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو لقب شاہ جی میاں کا عطا کیا
اور فرمایا اے شاہ جی میاں بیعت حاصل کیجئے آپ خاموش ہو رہے اور دل میں خیال کیا
کہ جو کچھ بتلائیں گے وہ سب کہ دل میں بسا ہوا ہے جب دو بارہ سہ بارہ
تشریف لائے تو آپ نے خیال کیا کہ یہ بزرگ ہیں [illegible] کہنا کرو [illegible] کنارے کے
کنارے ایک طرف بیٹھ گئے اور اپنے دل میں خیال کیا اگر [illegible] بلائیں تو جاؤں
فوراً ہی خیال گزرا تھا کہ حضرت نے اپنے خادم کو اشارہ کیا کہ شاہ جی میاں کو بلا
لو خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے اٹھا لیا اور اپنی جیب مبارک سے ایک روپیہ
نکال کر خادم کو دیا اور فرمایا کہ اس کے جانے سے آؤ غرض یہ حضرت شاہ جی میاں
رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت سے ممتاز فرما کر خلافت دی اور [illegible] اپنا اتار کر اسی وقت

حضرت شاہ جی میاں [illegible]
بیٹھے تھے [illegible]
[illegible]
[illegible]
پیر [illegible] بیٹھے ہوئے [illegible]
کے ہاتھ سے لے لیا اور جلدی [illegible] اس کو پی لیا اور [illegible] آپ کو
دے دیا وہ دودھ کے پینے سے ایسا تاثیر ہوا کہ وہ صاحب کشف اور
روشن ضمیر ہو گئے اور حضرت شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
حضرت شاہ جی میاں اپنی زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ [illegible] دیا [illegible] نے
بڑا بھاری [illegible] جسم پر رکھ دیا اور اس کی گرانی اور بوجھ کی وجہ سے اٹھایا
نہیں جاتا تھا اور میں بے ہوش ہو گیا گویا معرفت کے سمندر میں غرق [illegible]
سبحان اللہ کیا شان ہے اولیاء اللہ کی جس کو چاہتے ہیں ایک [illegible] میں
زمین سے افلاک پر اور افلاک سے عرش معلیٰ تک پہنچا دیتے ہیں اور
تاجدار مدینہ کا جلوہ دکھا کر اللہ سے ملا دیتے ہیں [illegible] درود شریف
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ
وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
جام بجام جسم تا حصل تجلی محمد — دام بدام دم کشا حصل علی محمد
یعنی جام دل مرشد کا موافق جام جمشید کے ہے جیسے جمشید کے جام میں
احوال دنیا کا معلوم ہو جاتا تھا اسی طور پر مرشد کی ضمیر روشن میں [illegible]

عالم کا روشن ہے۔ اور دام زلف موافق دام دل کے کو لٹنے والے کے رکھ رکھ
خدا کی رسول محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

غزل

تم عاشق آزروئے نبی یا مرشد پیارے احمد علی
تم شمع بزم مولا یا مرشد پیارے احمد علی
مجھ کو دیا جان کا ناز و ادا ہے مجھے جو لقا کر یاد و فدا
تم کو ہے [illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] مخالف [illegible]

تم نور جمال آل علی یا مرشد پیارے احمد علی
تم عاشق دلدار آل نبی یا مرشد پیارے احمد علی
رخ پاک سے پردہ اٹھا دو ذرا یا مرشد پیارے احمد علی
دم باغ شریعت کے ہو گل یا مرشد پیارے احمد علی
اٹھو یار لگا دو مہر علی یا مرشد پیارے احمد علی

محشر کی [illegible] چہرہ حزین [illegible] کا صدقہ [illegible]
بادشاہ محمد شیر دلی یا مرشد پیارے احمد علی

اور حضرت شاہ جی میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنی زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں نے پاؤں مبارک اپنے پیر و مرشد کے دبائے اور اُس وقت میں شباب میں تھا جسم میں طاقت بہت تھی جب میں دبا چکا تو حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ تو نے بہت اچھا دبایا۔ اللہ تیرا بھلا کرے۔ اللہ تیرا بھلا کرے۔ اللہ تیرا بھلا کرے میں نے کہا کہ میں تو اُدھر کا بھلا چاہتا ہوں۔ یعنی آخرت کا۔ آپ نے فرمایا کہ میں بھی اُدھر ہی کا بھلا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر اپنے چہرہ مبارک پر چادر ڈھانک لی۔ چادر کا ڈھانکنا تھا اور میں دنیا سے اُڑا پھر کہاں کی دنیا اور کہاں کا جھگڑا اور حالت جذبے کی ہر وقت رہتی تھی۔ اور پیر و مرشد کے بنگلہ چڑھا رہتا تھا۔ چار آدمی بروقت ضرورت کے مجھکو پکڑ لیتے تھے اور علیحدہ کرتے تھے جب پیر و مرشد

نماز وغیرہ سے فارغ ہوتے اور اس حالت میں آنکھ بند کرتے تو حضرت رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک سامنے رہتی تھی اور بیت اللہ کی تجلیات ہیں جیسے کسی آئینہ میں نمایاں ہوا کرتی ہے اور یہ مستی جذب کی تجلیات رہتی ایسی نماز کے واسطے سر رکھنا تھا سجدہ ہوتا تھا کہ اگر اور ارادہ کرتے تو اٹھا سجدہ نہ ہوتا کہ شاید نماز پڑھنے میں ہوتا تھا مگر میں نے شریعت کی پابندی کی وجہ سے تو نہیں چھوڑی اور صوفیہ کرام آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری سکاری واسطے مراد محویت اور جذب کی لیتے ہیں اس حالت میں جو ذوق گم ہو سے گزر جاتے ہیں ان کی سجدہ بندہ میں نہیں ہے تو نماز وقت ادا کی ہے

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار — جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

کیونکہ نماز کے شغل میں حضوری میں فرق آتا ہے اس وقت میں یہ لوگ ناچار ہو جاتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے واسطے کراماً کاتبین کو حکم ہوتا ہے کہ انکا اعمال نامہ سے کرو۔ ان کی عبادت ظاہری اور باطنی سے تم واقف نہیں ہو قلم ہاتھ سے ڈالو اور کاغذ لپیٹو یہ بندہ دل و جان سے عبادت میں مشغول ہے چنانچہ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

میان عاشق و معشوق رمزیست — کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

قال اللہ تعالیٰ۔ یا عبدی من انت تحت ظلی لا یقدر کل مخلوق [illegible]

ترجمہ اے بندے میرے تو نیچے سایہ میرے کے ہے تجھکو نہیں جان سکتا ہے غیر میرا۔ اور ان لوگوں کی دعا درگاہ میں قبول و منظور مقبول ہے۔ اور ان کو جمادات۔ اور نباتات حیوانات۔ سب ذکر میں مشغول ہیں

نکل آتے ہیں چنانچہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار | ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

دل کا الہام اور ہاتف کی آواز اس سے سنی جاتی ہے۔ اَلْعِشْقُ نَارٌ اِذَا وَقَعَتْ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُحْرِقُ سِوَی الْمَحْبُوْبِ۔ عشق ایک آگ ہے جب واقع ہوتا ہے قلب مومن میں جلا دیتا ہے ماسوائے محبوب کو

غزل

پلا ساقیا شربت پیر و مرشد | کہ شیریں لکھوں مدحت پیر و مرشد
میں ہوں عاشق حضرت پیر و مرشد | مرے دل میں ہے الفت پیر و مرشد
تصور کے گلگشت میں یک بیک آ رہی ہے | ادھر سے اُدھر صورت پیر و مرشد
پیاسے ہوا وصل پردے کے اندر | بنی جب دلہن تربت پیر و مرشد
تڑپتا ہے دل در ترستی ہیں آنکھیں | الٰہی دکھا صورت پیر و مرشد
جہاں تذکرہ غوث اعظم کا آیا | تڑپنے لگی الفت پیر و مرشد
قدم کے لیے ہیں شاہان عالم | جھکائی ہے سر شوکت پیر و مرشد
طریقت حقیقت میں شیر حسن لے | قدمبوس ہے نسبت پیر و مرشد
لندن میں لگی جلوہ گاہ تبسم | زہی قسمت و قربت پیر و مرشد
کھلانے لگی گل ہوائے مدینہ | مہکنے لگی نکہت پیر و مرشد
بہار ازل سے کے دامن ہیں کالی | لٹاتی ہوئی دولت پیر و مرشد
ازل ہی سے لکھی تھی قسمت میں میری | خدا کی قسم بیعت پیر و مرشد
کرو سب کو تقسیم جام محبت | ملی آئین ہے برکت پیر و مرشد

وہ شہر ہا ایسا ہیں کہ اب جنت کی ہو بو | نوازا ہے جب نسبت پیر و مرشد
یہاں باغ جنت سے ناسطہ کا | ہیں عرش پہ کرم نسبت پیر و مرشد
تکلنی لوح محفوظ پر کس پر یاسا | پکاری ہیں [illegible] نوبت پیر و مرشد
فرشتے ہی بزم مقدس میں آکر | بجاتے ہیں نوبت پیر و مرشد
تجلی ہے پر انوار انفس ہیں سے | کوئی [illegible] نسبت پیر و مرشد
قیامت کے دن دیکھ لینا کہ ہوگی | ہماری [illegible] شفقت پیر و مرشد
پہنچی ہے آواز عرش حسن ابرا | بجاتے ہیں ہم نوبت پیر و مرشد

الٰہی رہے مجھ کو ناصحی کے لیکن
خیال ہی صورت پیر و مرشد

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّفِيْعِ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا الشَّفِيْعِ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّكَ اَلْغَرِیْبُ اَدْرِکْنِیْ اِلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَیْئًا لِلّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

تذکرہ حضرت شاہ جی میاں در بیان ذکر و شغل و کشف و کرامات

اور حضرت شاہ جی میاں قبلہ رحمۃ اللہ علیہ بیشتر اکثر مسجد میں ذکر و شغل میں مشغول رہا کرتے تھے اور کسی وقت اتفاق سے اللہ کے نام کا نعرہ [illegible] تو ہمیشہ اور بائیں جس قدر نمازی ہوتے ان کو یہ معلوم ہوتا کہ جیسے بدن پر آگ کی لپٹ لگ گئی اور اس کی گرمی کی تاب نہ لا سکتے تھے ورنہ پریشان ہو جاتے تھے۔ اور بعض لوگوں کا پیٹ پھٹنے لگتا اور نمازیوں کو بہت تکلیف ہوتی تھی لاچار ہو کر آپ نے مسجد میں جانا چھوڑ دیا اور گوشہ نشینی اختیار کی تو اور عشق کے

شعلہ بلند ہونے لگے اور رونگٹے سے شور اللہ ہو نکلنے لگا۔ سوائے خدا کی ذات کے کچھ باقی نہ رہا۔ اس جوش و خروش میں نعرہ لگاتے۔ اگر کسی مکان کی چھت یا چوبے کی ٹوٹ کے نیچے نعرہ لگاتے تو اللہ کے نام کی آواز کی دہل سے چونہ پھٹ کر گر جاتا اور کلیجہ آدمیوں کا قابو میں نہیں رہتا۔ اور اگر چھپر کے نیچے نعرہ مارتے تو نعرہ کے ساتھ میں ایسی آگ کی لپٹ نکلتی کہ چھپر میں سوراخ ہو جاتا اور اتنی جگہ جل جاتی۔ اور باقی چھپر سالم رہتا۔ اور راستہ چلتے ہوئے بیہوش ہو کر گر جاتے۔ اور انجان آدمی کہتے کہ ان پر جنات آتے ہیں ان کے پاس مت جاؤ۔ اور سبب اس نعرہ کا یہ تھا کہ حضرت احمد علی شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پیر و مرشد ایک شب مجلس مبارک حضرت رسالتمآب سرور کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت جناب شیر خدا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے آپ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ احمد علی شاہ تم نعرہ اللہ ہو کا با آواز بلند لگایا کرو۔ اس نعرہ سے ہیبت جلالی پیدا ہو گی۔ اس واسطے کہ اس زمانے کے لوگ از بس سخت دل ہیں۔ اسی روز سے یہ نعرہ جاری رہی کہ جناب امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عنایت ہوا ہے یہی نعرہ قبلہ و کعبہ حضرت شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت ہوا

ایک گلیم فقر را وقت ہی کتی لبسا	مہر سپہر ابتدا اصل علی حیدر
نہ ہو وصفت مجھ سے رقم شاہ جی کا	کہ عالی ہے جاہ و حشم شاہ جی کا
الٰہی رہے سامنے روئے انور	کہ دیکھا کریں جلوہ ہم شاہ جی کا
رہے یاد مرشد سے آباد سینہ	کریں ذکر ہم دمبدم شاہ جی کا

مرا دل ہو ویرانہ دنیا کے غم سے	رہے ورد میں آبا مسند شاہ جی کا
مرید حشر کو ہوں گے سب زیر سایہ	نصیب ہو گا جس دم طلب شاہ جی کا
یہیں سکتے زیر قادری جھنڈے والے	کہ دیکھا ہے ہم نے قدم شاہ جی کا
ملے باغ بغداد سے ہم کو خوشے	ہوا ہے یہ ہم پر کرم شاہ جی کا
یہ جو آئے ہیں باغ طیبہ سے ہو کے	برستا ہے ابر کرم شاہ جی کا
مقامات لاہوت ناسوت طے کر	بڑھا جا نصیب حق قدم شاہ جی کا
ملی سروری پائیں تاج کرامت	جو ہم پائیں سر پر قدم شاہ جی کا
نشان شفاعت یہ ہو گا مریدوں	بروز قیامت علم شاہ جی کا
مزار مقدس یہ لکھی ہے جنت	کہ روضہ ہے باغ ارم شاہ جی کا
تو آج شب و روز ہو گی ہماری	نہ ہو گا کبھی عشق کم شاہ جی کا
ہمارے لئے ہے یہ سامان رحمت	دیا ہے جو حق نے الم شاہ جی کا
ہجوم قیامت میں اٹھو گیا جب	تو چھوٹے گا دامن نہ ہم شاہ جی کا
اشاروں میں ہو گی ہماری شفاعت	ہوا ہے جس دم کرم شاہ جی کا
مشرف ہوا وہ کبھی دیدار سے اب	کہ شائق تھا مالک عدم شاہ جی کا
شرف پایا بیعت سے اہل ہو گئے	ہے شیدائی مالک حشم شاہ جی کا

رواں ہاتھ میں تیرے اکرم عاصی
قلم ہے یہ تحریر رقم شاہ جی کا

ایک شخص نے ابتدائی زمانہ میں حضرت پیر و مرشد احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ حضرت احمد علی شاہ صاحب نے اٹھا

ہاتھ پکڑ کر حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ تم ان سے مرید ہو جاؤ۔ صبح کو وہ شخص آیا اور کہا کہ مجھکو مرید کیجئے آپ نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ میرے پیر بیٹھے ہیں اور میں وہ تمکو مرید کر لیں گے وہ شخص یہ کہتا تھا کہ میں آپ ہی کا مرید ہونگا جوں جوں آپ انکار فرماتے ویسے ہی اسپر کیفیت طاری ہوتی تھی اور اسکا دھیان بندھتا تھا اور وہ شخص بجوش و خروش میں ہوگیا اور آپ یہ خیال فرماتے تھے کہ یہ شخص ہمارے خاندان میں کسی کا مرید ہے کیونکہ اسکی طرف نہیں جانے لگا۔ غرض تھوڑی دیر میں ایک پیر بھائی آگئے اور کہا کہ آپ ان کو مرید کر لیجئے رات خواب میں حضرت احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انکا ہاتھ پکڑ کر آپ کے ہاتھ پر رکھدیا آپ نے مجبور ہو کر اسکو سامنے بٹھلا کر توجہ دی اور ذکر و شغل تعلیم فرمایا پس اسکا جسم ایسا گرم ہوگیا گویا کہ اسوقت بھٹی کی ہی آگ سے تنور میں سے نکلا اور جو شخص کہ اس سے لپٹتا اسکا بھی یہی حال ہو جاتا تھا

آسمان بار امانت نتوانست کشید	قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند
اسی واسطے آپ ابتدائے زمانہ میں مرید کم کرتے تھے۔ قول حافظ شیرازی رح	
دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند	گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند

شب گذشتہ دیکھا میں نے کہ ملائکہ نے دروازہ میخانۂ عشق کا کھٹکھٹایا حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی کو گوندھا اور پیمانۂ عشق اسکے حوالہ کیا یعنے عارف باللہ کہتا ہے کہ عالم روحانیت میں عالم غیب کو مشاہدہ کیا میں نے کہ ملائکہ نے بواسطہ تجرد اور نورانیت ذاتی ہونے اور لطافت اصلی کے جو کہ رکھتے ہیں۔

اپنے آپ کو قابل نہ سمجھا کہ اب اس کے ہونے کا شرف عشق محبت حضرت عالم لاہوت سے جو کہ ذات بیچون کی ہے اُنکے استعداد و سرشت میں ہوں یعنے نعمت عشقی ان کو دے اور اُن کو شرف دیا جاتا کہ ہوں۔ چنانچہ آیۂ کریمہ اسی پر دال ہے۔ قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ فرشتون نے کہا کیا پیدا کرتا ہے تو زمین میں جو فساد کرے اس میں اور خون ریزی کرے اور ہم پاکی بیان کرتے ہیں تیری حمد کے ساتھ اور تقدیس کرتے ہیں تیری۔ چونکہ درحقیقت فرشتون کو اس بار امانت اٹھانیکا استعداد و قوت نہ تھی دروازہ کشف کا ان پر بند ہوگیا اور ارشاد ہوا کہ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے اگرچہ تم بواسطہ لطافت و نورانیت کے گمان لیتے ہو کہ مظہر جامع اور صاحب معنے ہم ہیں یعنی عشق کے اٹھانے کی قابلیت ہم رکھتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ تم میں اسکی استعداد نہیں ہے اسواسطے کہ تم سوائے ایک صفت کے اور صفت نہیں رکھتے ہو اور قابل مظہر کا وہ ہے کہ جامع لطافت اور کثافت کا ہو۔ اور بار امانت کا متحمل ہو پس حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا چنانچہ حدیث قدسی میں یوں ارشاد ہوتا ہے خَمَّرْتُ طِيْنَةَ اٰدَمَ بِيَدَيَّ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا یعنی خمیر کیا میں نے طینت آدم علیہ السلام کو اپنے دست قدرت سے چالیس روز اور شراب محبت کے پیمانہ سے یعنے عشق کے پیمانہ سے خاک آدم علیہ السلام پر چھڑکی اور مشاہدہ جاتا الآدم کو کروانا۔ اور متحمل بار امانت کے ہوئے اور ایسا ہی اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ

[illegible]

[illegible]

جب تک قدم دوزخ پر رکھا جائیگا تو دوزخ [illegible]

[illegible] اس آگ کی جگہ برداشت نہیں ہے

جو ان کے سینوں میں بھری ہوئی ہے [illegible]

جنت کے جب جنت پر قدم رکھا جائیگا وہ بھی پناہ مانگے گی اور کہیگی [illegible]

چیز ہوں مجھکو اس آگ کی برداشت نہیں ہے - حکم ہوگا [illegible]

یہ لوگ [illegible] دیدار میں حضرت شاہ [illegible]

فرماتے ہیں کہ جو دنیا سے اپنے سینہ میں محبت کی آگ کی چنگاری لیجائے گا تو جنت

میں جائیگا اور جو سینہ سی لیجائے گا تو دیدار الٰہی [illegible]

نہیں لیجائے گا تو وہ دوزخ میں جائیگا چنانچہ یہ حدیث شریف [illegible]

دلالت کرتی ہے اور حدیث بھی ہے - الایمان [illegible]

یعنی اصل ایمان کی ذوق اور محبت خدا وند ہے چنانچہ آیا ہے الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ رَبِّ ارْنِیْ بِجَمَالِکَ یا رسول اللّٰہ یا رسول اللّٰہ یا رسول اللّٰہ۔

اے نگاہ مست آشنا حسین ازل ابد تما	اے برجست ولم قد اصل دلی تحو

غـــزل

چشم دل میں دل محمد شیر ہیں
سر ادب سے خم کر اے عاشقو
عرض اپنا حال دل سب کیجیو
بزم شہ میں دلیں قربی کی طرح
زیر دامن مبارک جا چھپو
وادی الفت میں کچھ خطرہ نہیں
عاشق ابروئے رسول اللہ سے
کیوں نہ پروانہ کی صورت ہم جلیں
لاج رکھنا امت محبوب کی
اہل سنت شیخ ملت - پیشوا
محو ہیں عشق رسول اللہ میں
عقل کے اڑتے ہیں طوطے جس جگہ
جز رسا ہو اور ا ذ حقیقت ذکر ہیں :

مرو ملک میں قتل محمد شیر ہیں
بزم میں شامل محمد شیر ہیں
اس طرف مائل محمد شیر ہیں
عاشق کامل محمد شیر ہیں
کر حذر کا ظل محمد شیر ہیں
رہبر منزل محمد شیر ہیں
اسطرح گھائل محمد شیر ہیں
شمع محفل محمد شیر ہیں
حق سے پر سائل محمد شیر ہیں
عالم دنا فضل محمد شیر ہیں
حق سے کر یا واصل محمد شیر ہیں
لب دہان عاقل محمد شیر ہیں
اس کے لب عاقل محمد شیر ہیں

نفس امارہ نہ کرنا سرکشی بس کہ اسے خیال بدتری	کو ترسے قاتل محمد شیر ہیں منصف و عادل محمد شیر ہیں
غوث اعظم کی محبت میں فنا بخشو زندہ دل انور شیر ہیں	

کرامات شاہ میاں حافظ انور علی شاہ صاحب جو کہ آپ کے خلیفہ اعظم ہیں اور صاحب کشف و کرامات ہیں اور بزرگی اُن کی مخلوق پر ظاہر ہے اور فنا فی الشیخ کے درجے پر پہونچے ہیں ۔

آپکی ذات مبارک ہے حاصل خلق کو	نور ایمان نور دل نور یقین آرام جان

حافظ انور علی شاہ صاحب جو کہ آپ کے خلیفہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز عرس تھا اور کھانا تقسیم ہو رہا تھا ایک شخص کچھنا باندھے ہوئے اور کسل اوڑھے ہوئے تھے اور ایک ہانڈی بڑی سی اُن کے ہاتھ میں تھی اور دیگ کے پاس آکھڑے ہوگئے اور کہا کہ اس ہانڈی کو بھر دو میں نے بھرنا شروع کیا جب ہانڈی بھرنے کو ہوتی وہ ایک جھنکارہ ارتے ہانڈی کا کھانا نیچے بیٹھ جاتا غرض اسیطرح سے میں بھرتا جاتا تھا اور وہ جھٹکا دیے جاتے تھے قریب تھا کہ دیگ ختم ہوجاتی میں مجبور ہوکر حضرت شاہ جی میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ اس فقیر کی ہانڈی نہیں بھرتی دیگ ختم ہونے پر آگئی حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ٹھہرے جاؤ میں آتا ہوں حضرت شاہ جی میاں تشریف لائے اور ایک ضرب بازور سے لگائی ضرب کے لگاتے ہی جتنا کھانا تھا ہانڈی میں تھا وہ

سب اُبل کر زمین پر ڈھیر لگ گیا اور جتنا ہانڈی میں سما سکتا تھا اتنا باقی رہ گیا۔ ہانڈی لیکر فقیر صاحب چلدیئے۔ حضرت پیر و مرشد شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اُس فقیر سے کہ تم سمجھتے ہو کہ ہندوستان میں کوئی فقیر نہیں ہے فقیر نے کچھ جواب نہیں دیا اور نظر سے غائب ہو گئے میں نے عرض کیا کہ یہ کون تھے حضرت نے فرمایا کہ قطب تھے دہلی کے امتحان کرنے کو آئے تھے

کرامت ایک دن پیر و مرشد شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک فقیر مدنی شاہ صاحب بھی آپ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ ایک باورچی آیا اور رو کر عرض کرنے لگا کہ حضرت میری گھر والی چھ مہینے سے فرار ہو گئی ہے اور میں مزدور آدمی ہوں گھر کا کام کروں یا مزدوری کروں مجکو سخت تکلیف ہے آپ میری بی بی کو لا دیجئے حضرت پیر و مرشد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں کہاں سے لاؤں اگر مسجد میں ہو تو ڈھونڈھ لے اُسنے کہا میاں مسجد میں کہاں سے آئی۔ اور زیادہ رونے لگا غرض اُسکے رونے سے مدنی شاہ صاحب کو ترس آیا اور اُنہوں نے کہا کہ بھائی رو مت تو بیٹھ جا میں ڈھونڈھتا ہوں۔ اور اپنے منھ پر رومال ڈال لیا اور مراقبہ میں ہو بیٹھے دس پندرہ منٹ کے بعد منھ کھولا اور کہا کہ بھائی تیری بی بی کا پتہ چل گیا دہلی کے چاندنی چوک میں کٹھیارے کی دوکان پر نوکر ہے مگر لانا حضرت شاہ جی میاں کا کام ہے مجھ میں اتنی طاقت نہیں حضرت شاہ جی میاں نے فرمایا جو پتہ چلائیگا وہ ہی لائے گا اور نان پائی سے اشارہ فرمایا کہ انکیں چھوڑ مت نان پائی اتنی بات

سنا اور رونے لگا اور کہا میاں میں [illegible] میری [illegible] غرض مدنی شاہ صاحب نے سفارش کی اور کہا حضرت [illegible] آپ سے [illegible] ہاتھ پاؤں ڈال لیا اور دونوں [illegible] کھڑ لیا اور نان پائی سے فرمایا مسجد کے پیچھے [illegible] دیکھ تو کوئی [illegible] اگر کوئی [illegible] تو پکڑ لینا [illegible] دونوں پائی مسجد کے پیچھے گیا دیکھا تو پریشان حال [illegible] ہاتھ [illegible] سے ہوئے کھڑی ہے وہ ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لایا [illegible] فرمایا [illegible] کیسی تکلیفیں [illegible] میاں نے روتے روتے آنکھیں [illegible] کہا کہ میاں میں دہلی میں چاندنی [illegible] سے [illegible] دوکان پر نوکر تھی۔ فرمایا کہ تو یہاں کیسے آئی اُس نے کہا میں [illegible] ایک شخص کالا [illegible] ہوئے آیا اور مجھے [illegible] اور کہا کہ آنکھیں بند [illegible] میں نے آنکھیں [illegible] اور یہاں آگئی حضرت نے کہا کہ [illegible] جا [illegible]

کلام حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ

زاہدا چیست آن اسم کریم [illegible]	زاہد و صوفی نیست الوا [illegible]
صوفیان غرق شدند در دریائے [illegible]	نیست زاہد خشک را [illegible]

یعنی کشف کی کرامت اس فقیر حقیر مولوی محمد بشیر کے ایک روز دل میں خیال پیدا ہوا کہ جب بزرگوں کی نظر میں اتنی طاقت ہے کہ ایک نظر میں کامل کر دیتے ہیں پھر کیا ضرورت ہے [illegible] اسی وقت آستانہ پر بکثرت آدمی بیٹھا تھا اور حضرت پیر و مرشد دروازے کی [illegible]

دو طوفے پر بیٹھے تھے اور میں وہاں زمین پر گرا تھا۔ یہ خیال گذرا ہی تھا کہ زرا
جو بات لوگوں سے فرما رہے تھے وہ چھوڑ دی اور فرمایا کہ بھائیو سنو ایک
ہانڈی ہے جو ابلی ہوئی اس میں کچھ کھانے کی چیز ہے اگر اُس کے تلے بڑے بڑے
لٹھے لکڑیوں کے جلائے جائیں جس وقت کہ آگ زور پکڑے گی تو جو کچھ ہانڈی میں
ہے وہ ابل کر گر جائے گا اور ہانڈی ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی اور جو دھیمی
آنچ سے پکے گی تو اپنے خرچ میں بھی آ رہے گی اور اوروں کو بھی نفع پہنچے گا
ہم اپنے دل میں سمجھ گئے اور ارادہ کیا کہ اب ایسا خیال دل میں نہ لائینگے

کرامت ایک حاجی حج کو گیا تھا حج سے لوٹ کر آیا تو سیدھا
حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں آیا۔ مصافحہ کیا حضرت پیر و مرشد نے
فرمایا کہ کیا گزری اُس نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ ہمارا جہاز گیارہ
روز گھیلے میں پڑا رہا تھا اور جہاز کا کپتان بھاگا جاتا تھا مگر سب آدمیوں نے
ملکر اُس کو روک لیا اور کہا کہ جو ہمارا حال سو تیرا حال ہم ڈوب جائیں
اور تو رہ جائے اُس نے کہا کہ یہ جہاز ڈوبے گا رہیگا نہیں سب کو یقین
ہو گیا کہ اب اسکا بچنا محال ہے غرض سب نے رونا شروع کر دیا اور اپنے
اپنے اہل و عیال کو یاد کرتے تھے اور میں آپ کو یاد کرتا تھا۔ روتے
روتے میری آنکھ لگ گئی دیکھا کہ آپ کی کمر سے تہبند بندھا ہوا ہے اور
ہاتھ میں لاٹھی ہے اور آپ میرے سامنے کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ
حاجی صاحب گھبراؤ مت خدا کو بڑی قدرت ہے یہ کہکر آپ نے ایک نعرہ
زور سے لگایا اور جہاز کو کندھا دیا جہاز چل دیا اور میری آنکھ کھل گئی سب

لوگوں کو خوشی ہو گئی اور بہت حیرت میں ہوئے کہ جہاز کیسے چل [illegible]
اور ساعت لگنے لگا اور دل میں یہ بات چھپائے رکھی [illegible] حضرت
پیر و مرشد نے فرمایا کہ اس بات کو پوشیدہ رکھو [illegible]

کرامت اس فقیر حقیر سے ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ حضرت
شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہو کر [illegible]
کرتا تھا اور ذکر جہر کیا کرتا تھا اور آپ کا [illegible]
اُنکے دیوار کے نیچے ایک شرابی رہا کرتا تھا اُنکی [illegible]
چند روز کے بعد اُن مرید صاحب کا انتقال ہو گیا اور اُنکی [illegible]
پڑی ہوئی تھی اور وہ شخص شراب پیکر آیا اور اُس میت کے پاس کھڑا ہو گیا
اور کہنے لگا کہ راتوں کو تو بہت چلاتا تھا فلانے بزرگ [illegible]
کا نام لیا کرتا تھا اب تو زمین پر پڑا ہے اب تیری مدد کو کوئی بزرگ نہیں
آتا ہے۔ چند بار لوٹ پھیر کر اُٹھے یہ شخص ذری کی باتیں کہیں غرض وہ میت اُٹھ
بیٹھا اور سیدھا ہاتھ ہلاتا تھا اور زبان سے لا الہ الا اللہ [illegible]
کہتا اور مخلوق تماشا دیکھ رہی تھی اور کہتی تھی کہ ان کے پیر کو اللہ نے یہ طاقت
دی ہے کہ مردے کو زندہ کر دکھایا غرض وہ شخص بھی تائب ہو گیا اور مرید

کرامت خانساماں خواجہ ابو الحسن صاحب [illegible]
کہتے ہیں کہ میں نے اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی
دعوت کی اور سات آدمی کا کھانا پکوایا اور حضرت پیر و مرشد کے ساتھ
میں ساٹھ آدمی آئے۔ حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ [illegible]

اور میں حیران ہوا کہ میں کیا لاؤں پھر فرمایا کہ جو کچھ موجود ہو وہی لا کر دو ۔ پس میں نے
کھانا سبزی روٹی کرکے آپ کے سامنے رکھ دیا ۔ آپ نے اپنی چادر پسار کر اس پر
ڈال دی ۔ اور فرمایا کہ سب کو دیتے جاؤ اور کھلاتے جاؤ غرضیکہ سیر ہو کر سب نے
کھایا اور گھر والوں نے کھایا ۔ اس کھانے کو لے کر اپنے والد سے ملنے گیا ۔ انکو تعجب
ہوا اور کہا کہ تم خوش نصیب ہو اور کہا کہ ہم دعوت کریں گے اور ہم سب کو
کھانا سات آدمی کا پکوایا اور حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا ۔ آپ کے
ساتھ میں کل سات آدمی آئے ۔ بخان خان ان کے والد نے کہا کہ حضرت آپ نے
سات آدمی کا کھانا پکوایا تھا بہت کم اور آپ کے ساتھ میں کل سات آدمی
آئے ۔ بڑا نقصان ہوا اس کو کون کھائے گا ۔ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا
میں کوئی برات لاتا خیر لاؤ جو کچھ تم نے پکایا ہے ۔ غرض ہر قسم کا کھانا آتا گیا اور وہ
بکر بکر کر لاتے جاتے تھے اور اپنے دست مبارک سے سب کو دیتے جاتے
تھے ۔ غرض جتنا کھانا تھا سب سات آدمی کھا گئے اور دیگ والے دیگ سونی کر
دال کھا کر گئے ۔ اور بخان خان ابوالحسن صاحب بڑے معتقد آدمی ہیں وہ قسم
کھا کر کہتے تھے کہ ان سات آدمیوں نے دیگ کا حساب لگا لیا تھا ۔ انکو اس قدر
بھوک لگی کہ ادھی بھوک کے چلا نہیں جاتا تھا ۔ بازار میں سقہ پانی مول لے کر
کھائیں جب تسکین ہوئی ۔ بخان خان ان کے والد صاحب نے توبہ کی کہ آئندہ میں
بزرگوں کی شان میں ایسی بات نہ کہوں گا ۔ حضرت شاہ نیاز بے نیاز قدس سرہ العزیز

در دلم دریائے توحید شد است	ہر طرف صد موج می آرد بجا است
موج در موج است دریا بحر ان	گاہ بے موج خود در آید کہ کلان

کی کرامت ۔ حضرت پیر و مرشد کے پاس ایک شخص بی بی ساتھ لایا اور سلام کیا اور
دعا کے واسطے عرض کیا کہ آپ دعا کریں ۔ اللہ میرے والد سے وہ حضرت کے پاس
شخص کو دلا کے وہ شخص رخصت ہو کر اپنے گھر لوٹ آیا اور اس شخص کے اولاد
نہ ہوتی تھی اس کے دل میں خیال آیا کہ حضرت سے کہوں دو چار دانا
کہ اور بی بی کو لا کر کھلا دیجئے تاکہ میرے اولاد ہو اور تب بچہ پیدا ہوا
لانے لگے حضرت پیر و مرشد کے سامنے لا کر عرض کرنے لگے
اور کہا کہ حضرت یہ وہ دو لڑکے ہیں جو آپ سے دعا کئے تھے آپ نے فرمایا
تم کرو خدا کا شکر کرو کہ خدا نے تم کو نعمت عطا کی لڑکوں کا کیا نام رکھے ہو
یہ کرامت ۔ اور خواجہ ابوالحسن صاحب بخان خان ان سے روایت ہے کہ
حضرت پیر و مرشد شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آم عطا کیا اور فرمایا
کہ اسکو اپنی بی بی کو کھلا دو غرض بعد نو مہینے کے لڑکا پیدا ہوا
اور لڑکا اب موجود ہے نام اس کا عبدالرحمن ہے بعد اس کے دوسرا پیدا ہوئے
کہ حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر گئے اور کہا کہ حضرت
بچہ کیوں پیتا ہے دودھ اس کی والدہ کے دودھ نہیں ہے آپ نے فرمایا
کہ سفید زیرہ ذرا سا لے آؤ آپ نے دم کرکے دیا ۔ اور فرمایا کہ اسکی
والدہ کو کھلا دو غرضیکہ بعد کھلانے کے تھوڑی دیر میں خان صاحب کی
والدہ صاحبہ آئے اور کہا کہ حضرت دودھ بہت زیادہ ہو گیا کہ بچے
آپنے بطور خوش طبعی کے فرمایا کہ ... اب بچے دونوں ...

تصور کام کرتا ہے ...	...

جگر میں جان میں قالب میں ذہن میں آنکھ میں — اثر ہے شاہ جی کے نعرۂ اللہ اکبر کا

بہت مشکل میں اٹھاتا ہے جو زائر آفتاب محشر کا — سر ہم رکھ دے کوئی دامن محمد شیر کے گھر کا

جناب غوث کے پائے مبارک اور یہ منبر — سبحان اللہ یہ رتبہ ہے میاں کے دونوں پا کا

بہت چاہا بہت پر چھپا عشق پیمبر نے — محمد شیر کا راہ خدا سے کب قدم ہٹا

محبت سے مرے مرشد کا مجھ پر ہاتھ پھیرا ہے — یہی تو تاج ہوگا دن قیامت کو مرے سر کا

ہمارے شاہ جی کا آستانہ ہے در جنت — قدم رکھنا نہیں زیبا کہ موقع ہے یہاں سر کا

میاں آؤ ادب سے سیدھے جنت کو چلے جاؤ — کھلا ہے یہ جو دروازہ محمد شیر کے گھر کا

سنا یا آپ نے جب یا شاہ جی اور جلالی نے — اٹھا دیکھے رخ تاباں سے گوشہ اپنی چادر کا

بحضرت ذکر اللہ ہو سے خادم نفس پاک ہی — جلا لیتے ہیں اپنے نفس لیکن جب روئے منور کا

مرا بھی تشنہ لبی پر ترس کھا کر حشر کو مرشد — دلا یا ساقی کوثر سے مجھ کو جام کوثر کا

چلا آتا ہے مجرم جن [illegible] مرے لیکن — ہے مجھ میں نور نبوی اے شیر دل شیخ صفدر کا

دست جھکا کر جھکا لیے گا آستانہ پر — کہ مجرم زار کرتا ہے محمد شیر کے گھر کا

اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد بعدد کل شیء معلوم لک رب ادنی بجمالک یا رسول اللہ یا رسول اللہ یا رسول اللہ۔

باب سوم در بیان ہدایات و عرس و اوقات بزرگی حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر و مرشد آستانہ مبارک پر تشریف رکھتے تھے ایک عالم صاحب آئے اور دست تبرک لیا اور کہا کہ میاں صاحب آدمی قادر ہے کہ مجبور ہے آپ نے فرمایا

کسی عالم صاحب سے پوچھو یہ مسئلہ ہم تو بے پڑھے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ نہیں آپ خوب بتلا سکتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا کھڑے ہو تو جواب دونگا وہ کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا کہ ایک پیر اٹھا لو انھوں نے اٹھا لیا آپ نے فرمایا دوسرا بھی اٹھا لو اور کھڑے رہو انھوں نے کہا کہ اگر دوسرا پیر بھی اٹھا لونگا تو گر پڑونگا۔ آپ نے فرمایا تمکو اتنی قدرت دی گئی کہ ایک پیر اٹھا سکو۔ عالم صاحب خاموش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ جہاں میں تو حضرت منصور نے پڑھایا ہو۔ وہ قصہ پیر و مرشد یوں بیان فرماتے تھے کہ سب سے پہلے [illegible] شروع ہوا اور اسمیں حضرت منصور اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قصے چھپے اور حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کو بہت محبت پیدا ہوئی حضرت بلال اور حضرت منصور کے قصے سے خدا کی قدرت خود دیکھو ایک شخص دو ورق قصے کے لے آیا اور کہا کہ حضرت میں یہ آپ ہی کے واسطے لایا ہوں۔ غرض آپ نے دونوں قصے لے لیے۔ اور دل میں خیال فرماتے تھے کہ اگر کوئی پڑھنے والا مل جائے تو ان سے پڑھوا لیں مگر کسی کا حرج بھی نہ ہو۔ اور یہ خیال کر کے آپ مسجد کی فصیل پر جا بیٹھے کہ کوئی پڑھنے والا نکلے گا تو اس کے سنگ ہو لونگا اور ایک دو شعر چلتے چلتے یاد کر لونگا۔ خدا کی قدرت کوئی اس راستہ سے نہیں نکلا۔ جب زیادہ دیر ہوئی تو دل پر جوش پیدا ہوا اور حضرت منصور کی طرف خیال کیا کہ آپ نے قصہ تو بھیج دیا مگر پڑھنے والا نہیں بھیجا بیساختہ آنکھوں سے آنسو نکل پڑے تھوڑی دیر کے بعد جو ہم نے اس قصہ کو کھول کر دیکھا تو ہم نے سب پڑھ لیا ہم نے خیال کیا کہ حضرت منصور کو دور سے پڑھوانا منظور نہیں تھا تب جی

نقشہ کھینچا آپ سپارہ کی قرات سے کچھ پڑھتے تھے علم کتاب ہم دیکھتے ترکی فارسی کی بے تکلف
پڑھ لیتے اور جس مسئلہ کی ضرورت ہوتی ہم کو تحقیق کرادیتے کہ دل کر دیکھتے وہ مسئلہ نکلتا
کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی اور اس فقیر حقیر یعنی مولوی محمد [illegible] نے بارہا
پچھلی رات کو تلاوت قرآن مجید کو حضور کی زبان مبارک سے سنا ہے ایسا تلاوت
فرماتے سنتے جیسا کہ اچھا قاری پڑھتا ہو۔ اور دیگر اشخاص کی زبانی بھی سنا ہے
کہ رمضان مبارک میں اکثر پچھلی رات کو تشریف [illegible] سورہ روم اور سورہ عنکبوت
تلاوت فرمایا کرتے تھے اور آپ کے پاس ایک قرآن شریف پہلے وقتوں کا
نہایت پر تقوی تھا اکثر [illegible] پر اس قرآن کو [illegible] کر اور [illegible] بند کر کے پڑھا کرتے تھے
اور کسی کے سامنے تلاوت نہ فرماتے تھے اور کسی کو اپنے سینہ پر مطالع نہیں کرتے تھے

بیان مدینہ شریف جانیکا

حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ جب حج کو تشریف لے گئے اور مکہ معظمہ سے
مدینہ شریف کو قافلہ چلا جب چار پانچ منزل مدینہ منورہ رہ گیا ایک مقام ایسا آیا کہ
سب وہاں سے آپ نے پیدل جانا شروع کر دیا اس غرض سے کہ یہاں جا دیں گے
اور بول و براز کی حاجت ہوگی اور یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے کہ ایسے قرب
میں جا کر جس زمین میں آپ کے قدم مبارک لگتے ہوں گے وہاں پر ایسی بے ادبی
نہیں چاہیے غرض بعد قطع منازل جب آپ مدینہ شریف پہنچے اور قیام
فرمایا وہاں پر حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کو اس قدر ضعف ہو گیا کہ
اٹھا بیٹھا نہیں جاتا تھا [illegible] آدمیوں نے [illegible] جب آپ [illegible] تمام

[illegible] ہو گئے اور آپ [illegible] مبارک [illegible]
آپ ہی آ کر [illegible]
کہ کوئی آدمی آ پہنچا [illegible]
اور روضہ مبارک [illegible]
باہر سے اسکا بیان نہیں ہو سکتا اگر [illegible]
فرمایا وہ یہ [illegible]
میں جا بیٹھے دیکھا آپ نے کہ روضہ مبارک سے [illegible]
بڑا [illegible] درست فرمایا [illegible]
تھے اور انگلیوں سے فرمایا کہ [illegible]
اور بہت سے آدمیوں کو مرید کر لیتے [illegible] جناب حضرت [illegible]

حضرت ہو اور کبھی [illegible] / [illegible] یا بیعت سے اہل [illegible]	کہ [illegible] / [illegible] شیطانی [illegible]

غرض [illegible] فرمانے لگے کہ ہم نے ایسی لذیذ کھیر کبھی نہیں کھائی تھی۔ [illegible]
کے حاضرین پر ایسی کیفیت طاری ہو گئی تھی سب [illegible] ہو گئے تھے
اللّٰهم صلّ علیٰ سیدنا [illegible]
[illegible]

[illegible]

غزل

نہیں بس ہے مرشد سہارا تمہارا | کیا ساتھ حق سے ہمارا تمہارا
مریض محبت ہے کشتہ تمہارا | قتیل شہادت ہے ادا تمہارا
ترقی پہ ہے جوش الفت ہمارا | یہ ہے فیض کس کا سہارا تمہارا
بھڑکنے لگی آتش شوق دل میں | جلانے لگا تن کو شعلہ تمہارا
نظر صاف آنے لگا جلوۂ حق | تصور جو باندھا ہے آقا تمہارا
سمائے ہیں آنکھوں کے پردے میں مرشد | جا حضرت عشق نقشا تمہارا
وہ پردہ اٹھا وہ نظر آئے مرشد | مریدو وہ چمکا ستارا تمہارا
میاں میری آنکھوں کے پردوں میں آ کر | کہ پردہ نہیں ہے ہمارا تمہارا
مرے دل میں آ کر سما جاؤ مرشد | ہوا ہے جو آنکھوں سے پردا تمہارا
میاں جس طرح چاہو جلوہ دکھاؤ | نہیں تو ہے ہر وقت سودا تمہارا
مجھے ہجر اتنا بھی اچھا نہیں ہے | اٹھایا نہ جائے جو صدمہ تمہارا
ازل ہی سے مرشد دلوں پر بنا ہے | مصور نے کھینچا ہے نقشا تمہارا
نکلنے لگا دل سے یا غوث اعظم | تڑپنے لگا ہے یہ شیدا تمہارا
بچے جان کیونکر نہ مردہ دلوں میں | کہ دل پیر و مرشد ہے زندہ تمہارا
مریدوں کو تم بخشوا دو گے حق سے | یہ ہے مرتبہ بخشنے والا تمہارا
مرے جرم کتنے مری کیا حقیقت | ہے لاکھوں کو کافی اشارا تمہارا
جو مانگا وہ پایا کہا جو ہوا وہ | خدا نے کیا بول بالا تمہارا
نہ کیوں بار بار ہو شجر یہ دعا کا | نہیں مل گیا جبکہ شجرا تمہارا

رہا کچھ بھی وسواس باقی [illegible] | نہیں [illegible] تمہارا
نہیں تخم باقی کا [illegible] | [illegible] تمہارا

بیان [illegible] کا

ایک مرتبہ حضرت پیر و مرشد شاہ دولہا میاں رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] حضرت بابا [illegible] شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کے عرس [illegible] کیا اور اس وقت میں اکیس ہزار آدمیوں کے کھانے کا انتظام کیا گیا اور اس جنس میں صرف آٹا ایک سو بارہ من تھے اور باقی جنس کا بھی شمار نہیں تھا اور جس قدر جنس خریدی گئی تھی اس سب کی قیمت اپنی جیب سے آپ دیتے چلے جاتے تھے یعنی اس عرس میں کسی غیر کی شرکت نہیں تھی ایک شخص یہ حالت دیکھ کر بازار گیا اور کپڑا خرید لایا اور انگرکھا سلوا کر حضرت پیر و مرشد شاہ دولہا میاں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور جیسی آپ کی جیب ہے کہ ہزاروں روپیہ اس میں سے نکلتے چلے آتے ہیں ایسی جیب میرے انگرکھے میں ڈال دیجیے۔ حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھائی یہ جیب تو میرے ہی پاس رہنے کی۔ غرض اس چھوٹی دیگ سے کھانا برابر نکل رہا تھا اور وہ ایک ایسا [illegible] کر [illegible] قنات [illegible] گئی تھی جس وقت پیر و مرشد نے خود کھڑے ہو کر [illegible] کھانا [illegible] اور [illegible] کھانے کے [illegible] کچھ شمار نہیں تھا اور دیگ پر دیگ برابر اترتی جاتی تھی غرض حضرت پیر و مرشد نے

بعد اس کے دریا کے کنارے [illegible]
آپ سے [illegible] کہ دیا [illegible] بارش کر دیں [illegible] درخواست [illegible]
[illegible] سب نے عرض کیا کہ آپ [illegible] انتظام کر [illegible]
[illegible] حضرت پیر و مرشد [illegible] باہر تشریف [illegible]
[illegible] کا حکم دیا [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] اندر تشریف [illegible] فرمایا [illegible]
اشارہ کیا [illegible] کے دو لوگ [illegible]
[illegible] اور تھوڑی دیر [illegible]
[illegible] ایک سیاہ بادل اٹھا اور بجلی کڑکنا شروع ہوئی اور بکثرت پانی
برسا [illegible] اور جس کے [illegible]
[illegible] اور اس کا کوئی
[illegible] اس چیز کو درست کرنے جاتا تھا حضرت
پیر و مرشد کے پاس [illegible] عرض کیا کہ [illegible] آپ کے ہاتھ سے
[illegible] آپ نے فرمایا کہ [illegible] پروردگار عالم کا انتظام ہوتا تو ہم سب
[illegible] اور جب [illegible]
یہ حضرت [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت [illegible] پانی برس گیا
[illegible] دوم حضرت شاہ [illegible] میاں رحمۃ اللہ علیہ [illegible] پیر و مرشد [illegible] حضرت
شاہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کا عرس [illegible] کیا اور [illegible] ان کے
[illegible] پانی [illegible] آپ [illegible] خیال [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سب [illegible]
اس [illegible]
[illegible] شروع [illegible]
اور [illegible]
[illegible]
کھانے والا [illegible] اور [illegible]
[illegible] حکم [illegible]
[illegible]
سب خدا کی مخلوق ہے [illegible]
ایک [illegible] اور کھانے کی [illegible]
[illegible]
[illegible] کی غرض سے [illegible]
عرس سوم حضرت پیر و مرشد شاہ [illegible] میاں [illegible]
عرس کیا اور حضرت [illegible]
[illegible] ایک سو [illegible]

آپ نے قصاب کو بلوایا اور دل میں خیال کیا کہ یہ سائلوں کے دامن میں دیویں
ہوں آگے جو اللہ کو منظور ہو غرض با اظہار یحییٰ صاحب جو آپ کے خاندانی [illegible]
مریدوں کی خدمت میں سے ہیں اور نہایت خاص الخاص حضرت پیر و مرشد قدس اللہ سرہ
کے ہیں۔ اور یہ کئی اوقات حضرت خوشی خوشی ان سے کہا کرتے تھے

حضرت یحییٰ کو یا آخر یہی کہتے ہیں سبھی		اے باطن با صفا این مرد را [illegible]

وہ سب آپ کرتے جاتے تھے اور ایک قصائی کو بٹھاتے جاتے تھے غرض
سائلوں میں گوشت کے دامنوں میں ایک ایک بار میں گوشت کے دو پیالے [illegible]
بکری کی [illegible] نہیں ہوئی۔ ان دامنوں میں نہ پیسہ گھٹا اور نہ پیسہ بڑھا علاوہ ازیں
کے بھیڑ بکریاں جس قدر میں آ جاتا ہوا کرتی ہر روز عشرہ میں تھیلوں میں [illegible]
محتاجوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے غرض ہر سال میں ہزار بارہ سو من آٹا پکایا کرتا تھا
اور عاشورہ کے دن ایک رات میں سو من چاول پکایا کرتا تھا اور پچھلی رات کو
یعنی پچھلے رات کے جا کر کھانے کے ڈھیر پر فاتحہ دیکر چلے آتے تھے اور بعد نماز فجر
کے حکم دیتے کہ لٹا دو۔ اور یہ تاراج اس صرف کے پوشیدہ طور پر ہوا کرتا تھا
و جناب بھائی خرم جیلانی خان صاحب جو کہ آپ کے ماموں زاد بھائی ہیں اور
جناب پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اکثر اوقات رہتے تھے اور حضرت
انپر بہت شفقت اور مہربانی فرماتے تھے اور پوشیدہ انکو بلا کر فرماتے کہ بھائی اپنے
رشتہ داروں سے جو نہ سفید پوش محتاج ہیں یہ دو دو روپیہ لے کر کے سب کو تقسیم کرو
تاکہ کسی تصرف کی حیثیت نہ ہو اور بعض اوقات پھر انکو کسی قسم کا تقسیم کرا دیتے تھے اور
دور دور کے مہمان مسافر جتنے ہوتے آپ سب مہمانوں کی نہایت خاطرداری اور دلجوئی

فرمایا کرتے تھے اور جو فیصلہ فرماتے [illegible]
[illegible]
[illegible]
سے فرماتے اللہ [illegible]
آیا ہوئے گھر [illegible]
وہ سب آپ [illegible]
رحمت سے سرمست [illegible]
ہر دل سے قریب آ رہی تھی [illegible]
آفتاب ہدایت و ماہتاب کرامت سے [illegible]
پیالے اور تشتے [illegible] کو اپنے دست مبارک سے [illegible]
دیدار سے خوشی کرتے فقیروں کی جھولیاں [illegible]
کے دامن و جیب [illegible] اللہ پر کرتے [illegible]
سے تاج حضرت میر غلام کے [illegible] ایک مرتبہ [illegible]
رخصت کے وقت اس بچہ سے [illegible] شعر [illegible]

کوئی کتاب انہیں دیکھا کرو		اور لکھ رہا [illegible]

اتنا کہنا تھا کہ تمام حاضرین پر وجد کا عالم طاری ہوا [illegible]
اللہ ہو کی ضربوں سے آتش عشق بھڑک گئی [illegible]
رنگ لا اور حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے [illegible]
ٹھہر گئی تھی گویا چہرۂ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح [illegible]

سب پر حالت سرشاری تھی اور سب روتے تھے اور ذوق ... ہوا تھا

غزل

آج کیسی ہے یہاں پر دھوم دھام — کرتے ہیں جو لا الہ کا اہتمام
ذکر میں مشغول ہیں سب خاص و عام — مست ہیں یکرنگ ... [illegible]
عرض کرتے ہیں یہ سب برنا و پیر — المدد یا غوث اعظم دستگیر
بزم اقدس کو سجاتے ہیں ملک — فرش نورانی بچھاتے ہیں ملک
خوشنما ... سے بساتے ہیں ملک — شمع کافوری جلاتے ہیں ملک
کون آتا ہے یہاں رشک قمر — کون سا خورشید ہوگا جلوہ گر
آج ہے اللہ کی رحمت یہاں — بٹتی ہے دارین کی دولت یہاں
ہے یہ جلسہ اولیاء اللہ کا — اور عشاق رسول اللہ کا
ہر طرف نعرہ ہے الا اللہ کا — جام ملتا ہے فنا فی اللہ کا
جلوہ فرما بزم میں ہیں مصطفےٰ — بزم آرا ہیں علی شیر خدا
آج ہیں اس بزم میں شامل رسول — ہوتا ہے اس بار قدسیوں کا نزول
آج شامل بزم میں ہیں سب ولی — شاہ دریا ہی جناب شاہ جی
جلوہ گر ہیں اولیاء اللہ سب — یادوں میں فنا فی اللہ سب
آج ... چشتی آئے ہیں — سلسلہ ... چشتی آئے ہیں
... نقشبندی آئے ہیں — قیصران سہروردی آئے ہیں
آج ہے قادری محفل میں — جلوہ گر ہیں شاہ جی احمد علی
کیا انہیں معلوم کون ... — آج سب ... جناب شاہ جی

[illegible]

اور ... کے ... میں حضرت ... [illegible]
رو رو کے ... [illegible]
... [illegible]
اور آپ ... کی خواہش ... [illegible]
... دونوں میں ... وقت آپ ... [illegible]
... اور ... [illegible]
... مبارک ... [illegible]
... [illegible]
مبارک ... [illegible]

جا کر اندر پانی کا لوٹا کنوئیں سے بھر کر لایا حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں
پر بڑے بہت خوش ہوئے اور فرمایا اللہ تیرا بھلا کرے تیرا لوٹا پاک تھا
رہے علاوہ اس کے اکثر آپ نے اثناء درود تک برابر کھانا پانی ترک
چھوڑ دیا تھا اور اس عرصہ میں ایسی حالت ہو گئی کہ خود آپ نے ایک بار ارشاد
فرمایا کہ ناف سے نیچے کا بدن گویا برف کے اندر گڑا ہوا ہے ایسا ٹھنڈا رہتا
ہے۔ اور ناف سے اوپر کا بدن ایسا ہے کہ گویا آگ کے ڈھیر میں گڑا ہوا ہے
اور روح پر اور بدن پر ایسا صدمہ ہے کہ اگر دس بچھو ڈنک مارتے تو اتنا صدمہ
نہ ہوتا اس صدمہ کی حالت میں پروردگار عالم کی طرف دل کو رجوع کیا اور عرض کیا
کہ یا الٰہی میری روح منشور ہو جاوے اور اس تکلیف میں سے کچھ تخفیف ہو جاوے
یہ خیال کرنا ہی تھا کہ ایک مکان ایک موتی کا مانند بلور کے نہایت پاکیزہ
نورانی اور ایسا روشن تھا کہ سورج کی روشنی سے بھی زیادہ روشنی اسکے اندر
تھی ظاہر ہوا اُس مکان کے دیکھتے ہی دل میں خیال گزرا کہ اگر جان نکلے تو
اسکے اندر نکلے اس خیال کے گزرتے ہی وہ مکان غائب ہو گیا اور صدمہ
بھی کم ہو گیا گویا پروردگار عالم کو دکھانا منظور تھا کہ اگر یہ صدمہ اٹھاؤ گے
تو اسکے عوض میں یہ مکان ملیگا اسی طور سے بحالِ بیماری دو مرتبہ آپ بیمار ہوتے
اور ایک مہینہ اور ایک ہفتہ چھبیس روز کھانا پینا ترک کر دیتے تھے اور لوگ کہتے تھے
کہ آپ دنیا سے اب رخصت ہو رہے ہیں آپ نمازیں ادا کرتے تھے ایک روز حکیم خلیل الرحمٰن
صاحب مرحوم آپکے پاس بیٹھے تھے اور نبض دیکھنی چاہی آپکے [illegible]
آپ نے [illegible] صاحب [illegible] فرمایا اگر حکیم صاحب حضرت [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
حضرت [illegible]
[illegible] فرمایا [illegible]
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
کہا کہ آپ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور آخر وفات فرمایا کہ [illegible]

بیانِ وفات میری حضرت شاہ جی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور جب وفات [illegible]
سامنے [illegible]
[illegible]
حضرت پیر و مرشد [illegible]
[illegible]

اکتفا فرمایا کرتے تھے اور بستر آپ کی ایک کوٹھڑی کا ٹھہرا ہوتا تھا اسپر جس جگہ
کی چادرین ڈالی تھیں اور اسکے تلے آپ رہا کرتے تھے اور اُس کی چار پائی
یعنی کھٹولے کے نیچے مکان کی نالی جاری رہتی تھی اور چارون طرف سوا ہانڈیان
بہتی کی جمع رکھتے تاکہ دروازے سے آدمی کی گذر ہو اور آنے جانے کا راستہ تنگ تھا۔
اگر کوئی آپ کے پاس جاتا تو آپ اسکو رخصت کر جاتا اور درود لیتے برتن سے کہ
کہ جو کوئی شیرینی وغیرہ لاتا تو آپ شیرینی تقسیم کردیتے اور خالی ڈالدیا یا ہانڈی
اپنے پاس رکھ لیتے تاکہ تنگ گھری رہے اور درکے آدمی کی گذر ہو۔ اور جاڑے کر
آپ کے کھٹولے میں اسقدر گنجائش نہ تھی کہ آپ پیر پھیلاتے اور اگر آپ پیر کسی وقت
پھیلاتے تو مونڈھا بچھا لیا کرتے اور آپکے کھٹولے میں ایک گھنٹل رہا کرتے تھے
اگر بعض وقت اسکو کوئی بچھا رتا تو زمین سیاہ ہو جاتی اور فرمایا کرتے کہ یہ تو
ہمارے چوکیدار ہیں انہیں مت ستاؤ اور اس جگہ میں بکثرت سانپ بچھو ہوا کرتے
سب چیزیں پھرا کرتی تھیں آپکے پاس چند عورتیں بھی تعلیم کراتے تھے میں ایک سانپ
آیا اور ایک عورت کی کمر سے لپٹ گیا آپنے فرمایا ارے نرک حرام کیا کرتا ہے
وہ فوراً چھوڑکر چلا گیا اور اکثر جن آپ کے پاس بشکل سانپ رہا کرتے تھے
اور جنات بھی آپ کے مرید تھے اور آپکا لباس نہایت سادہ رہتا تھا تہ ڈھیلا
تہ بند آپ باندھتے تھے۔ اور دوپلی ٹوپی کالی اوڑھتے تھے۔ اور ایک مرزئی
نیم آستین آپ پہنا کرتے تھے۔ اور گرمیوں کے موسم میں فقط تہ بند ہی تہ بند
ہوتا تھا۔ اور قد مبارک آپکا پست تھا اور سینہ مبارک کشادہ تھا اور سینۂ
مبارک اور ریش مبارک بہت اور چہرہ انور پر تل تھے اور سر مبارک آپکا بڑا تھا

اور ناک مبارک آپ کی دراز اور خوش تھی اور چہرہ مبارک گولائی لئے چوڑا
تھا۔ اور پیشانی آپ کی کشادہ تھی اور ابرو پیوستہ تھا اور قریب ملے ہوئے تھے
اور چہرہ آپکا نورانی تھا اور گردن تنگ تھا۔ اور اکثر کھاروا دین پہنا کرتے تھے
اور اگر جوتا پہنتے تو چپلی یا ہاتھ کا اور چوڑی نوک کا۔ اور آپ دونون سے یہ
بیٹے نصیحت فرماتے تھے کہ ایک شخص آیا اور سوال کیا کہ معرفت کیسے حاصل
ہو کیونکہ بزرگان دین جو ہیں گذرے ہیں وہ انہیں کا حصہ تھا
آپ نے فرمایا کہ جتنی مخلوق ہے سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہے
اللہ پاک نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور جسم کی کمی پانی
سے اور پیدا کیا گیا پانی ہوا سے اور پیدا کی گئی ہوا آگ سے اور پیدا کیا گیا
آگ کو نور سے نور کا مادہ سب میں رکھا گیا یعنی چار چیز سے انسان پیدا ہے
آپ ان چار چیزوں میں سے دو چیزوں کی صفت اوپر جانے کی ہے یعنی
آگ ہوا۔ اور دو چیز کی صفت نیچے رکھنے کی ہے یعنی پانی اور مٹی کر دینی
آرام طلبی کروگے اور خوب عمدہ عمدہ کھاؤگے اور پہنوگے اور سوؤگے تو مٹی
زیادہ ہوگی اور نیچے کو دھنسوگے اور جو آرام طلبی کو چھوڑ کر خدا کی عبادت میں
مشغول ہوگے اور کھانا پینا اور سونا ترک کروگے اور مشقت اور ریاضت سے
اپنے نفس کو جلاؤگے تو آگ کی زیادتی ہوگی اور طرف نور کے کھنچوگے اور
خداوند کریم کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا یہاں تکلیف اٹھاؤگے وہاں
راحت ملیگی۔ اور اگر یہاں آرام طلبی کروگے اور عیش و عشرت میں مصروف
رہوگے وہاں تکلیف اٹھاؤگے۔ چنانچہ آیت ہے۔ [illegible]

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ یعنی نہیں ہے بدلا احسان کا مگر احسان
اور طریقت والے یوں بیان کرتے ہیں کہ پروردگار عالم نے احسان کیا
تیرے ساتھ کہ وہ تجھ میں پوشیدہ ہوا اور تجھکو ظاہر کیا۔ اب تم احسان کرو
کہ تم اپنی ہستی کو چھوڑ کر پوشیدہ ہو جاؤ اور اسکو ظاہر کرو تب احسان کا
احسان ہوا اور یہ بھی آیت شریف ہے وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ
یعنی جو کچھ ہے تمہارے ہی بیچ میں ہے کیا ایس نہیں دیکھتے ہو تم أَلَمْ نَجْعَلِ
الْأَرْضَ مِهَادًا کیا نہیں کیا ہم نے زمین کو بچھونا بچھا ہوا تاکہ قرارگاہ
تمہاری ہو۔ اور اہل طریقت کے نزدیک مراد زمین سے وجود تمہارا ہے
یعنی کرو تم بیچ اس زمین وجود اپنی کے زراعت اور زراعت سے مراد اعمال
ہے اور اعمال صالح تاکہ پاؤ تم رضا ہماری وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا اور کردیا
ہمنے پہاڑوں کو میخیں زمین کی تاکہ وہ یعنی زمین محکم رہے اور اہل طریقت
کے نزدیک پہاڑوں سے مراد تمہارے جسم کی ہڈیاں ہیں تاکہ بجا لاؤ تم ہمکو اور
عبادت کرو تم ہماری وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا اور پیدا کیا ہمنے تمکو جوڑا جوڑا یعنی
عورت اور مرد۔ اور اہل طریقت کے نزدیک جوڑے سے مراد روح اور
جسم ہے وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا اور کردیا ہمنے نیند کو آرام واسطے بدن
تمہارے کے اور دفع ماندگی تمہاری کے وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا اور کردیا
ہمنے رات کو لباس تاکہ ظلمت شب سب چیز کو چھپالے۔ اور اہل طریقت کے
نزدیک لباس سے مراد جسم تمہارا ہے واسطے حقیقت تمہاری کے یعنی روح تمہاری کے

شب پردۂ در زندگان راہ شب ہے	روز بازار رسید ارگان سحرگاہ ہے

شب محرم راز عاشقان است	شب خلوت خاص عاشقان ہے

وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اور کردیا ہمنے دن کو وقت طلب معاش کا۔ اور
صوفیہ یوں کہتے ہیں کہ کردیا ہمنے حقیقت روح تمہاری کو معاش تمہارا یعنی
واسطے ثنا بہائی تمہاری کے کہ بچو فنا اور بقا کی کرو تم اسکی وَبَنَيْنَا
فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا اور بنایا ہمنے اوپر تمہارے سات آسمان سخت
اور اہل طریقت یوں کہتے ہیں کہ وہ آسمان سات پردے ہیں اوپر تمہارے کہ بیچ
ہیں محکم اور مضبوط جبتک ان سات پردوں کو ساتھ ریاضت اور مجاہدے کے
نہ اٹھاوے نہ کریگا اُس آفتاب حقیقت کو نہ دیکھیگا وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا
اور کردیا ہمنے چراغ روشن مراد اُس سے آفتاب ہے اور طریقت والے یوں
کہتے ہیں کہ آفتاب سے آفتاب حقیقت مراد ہے کہ وہ بیچ نور ایمان تمہارے کا
ہے تاکہ آنکھیں تمہاری کو وہ آفتاب روشن اور منور کرے وَأَنْزَلْنَا مِنَ
الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا۔ اور برسایا ہمنے بادلوں سے پانی بہا برسنے والا
اور طریقت والے یوں کہتے ہیں کہ بھیجا ہمنے کہ ہم خداوند ہیں اس پانی عشق کو اوپر
حقیقت اپنے کے اوپر دلوں تمہارے کے کہ نور برساتا ہے تاکہ ہرا رہے
اُس سے یعنی کمال پاوے ایمان تمہارا اور حاصل کرے اُس سے حاصل ہو دین
اور مراد پھلوں سے کردار نیک تمہارے ہیں لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا تاکہ
نکالیں ہم ساتھ اُس کے اناج دانے اور گھاس اور سبزہ اور باغ
دونوں میں لپٹ رہے ہیں آئینہ باہر لادینا ہم اُس سے معرفت کو کہ نور
حقیقت الٰہی سے تو جدا ہووے اہل معرفت غیرت حضرت شاہجی میان

قبلہ رحمۃ اللہ علیہ جس وقت کہ حضرت احمد علی شاہ صاحبؒ کا وصال ہونیکو
تھا کہ آپ خدمت اقدس میں ہوئے حضرت احمد علی شاہ صاحب نے فرمایا
کہ شاہ جی میاں تم آگئے میں انتظار کر رہا تھا۔ اب میرا آخیر وقت ہے تم کو
جو کچھ نعمت باطنی عطا کرنی تھی عطا فرمائی اور بعد وصال کے جو آپ کے
خلفاء تھے سب نے جو تبرکات پیرو مرشد کے تھے آپس میں ایک ایک تقسیم کر لئے
اور حضرت شاہ جی میاں قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے سب نے کہا کہ آپ بھی ان
تبرکات میں سے پسند کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے وہ تبرک لیا کہ اسکو
کوئی نہیں لے سکتا یعنی باطنی نعمت غرض حضرت احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ
علیہ کا وصال تیرہ تاریخ محرم ۱۲۶۶ھ اور چہار شنبہ کا روز تھا کہ ہوا۔ بعد وصال
کے حضرت شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ علی پور بیعت تشریف لائے اور حضرت قبلہ
نعمت شاہ میاں کے مزار کے سامنے جو حجرہ بنا ہے اسمیں آپنے چار چلے کئے
اور اسی چلہ میں آپ بیٹھے تھے کہ حضرت احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جسم
مبارک کی انگلی کہ وہ سب تبرکات سے بڑھیا تبرک تھا آپ کے پاس پہونچ
دیا گیا اور حضرت نعمت شاہ میاںؒ کے وصال کے وقت بھی آپ موجود تھے
نعمت شاہ میاں کو جو نعمت عطا کرنی تھی وہ شاہ جی میاںؒ کو عطا کی حضرت
شاہ جی میاںؒ فرماتے تھے کہ بعد وصال کے میں نے جاگتے برابر
صورت نعمت شاہ میاں کی دیکھی کہ ساتھ رہی میں بیٹھتا ہوں تو دیکھا ساتھ
بیٹھتے ہیں اور جو میں چلتا ہوں تو دیکھا ساتھ چلتے ہیں۔ غرض خفیہ باطنی
ہو جاتا اشتراک تھا اور حضرت نعمت شاہ میاںؒ کا وصال ۲۷۔ رجب کو ہوا۔

ہادر سے ڈیڑھ سال پیشتر اور حضرت شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی دادی ...
بنی دیوانہ بابا جنکا مزار شریف پیر جی میں ہے وہ مادر زاد ولی تھے اور آپ ...
ایک بار رات جا رہی تھی اور آپ بھی سوار تھے آپکے ذہن میں خیال آیا کہ
میں بھی سوار ہوتا آپنے لکڑی جو پردہ کی دیوار تھی اسپر سوار ہو کر ...
پیچھے دوڑا دیا جسوقت وہ پردہ کی دیوار بیچ میں سے پھٹ گئی تو ...
میں رہتا تھا اس نے جاکر آپکے والد سے عرض کی کہ حضرت آپ کے صاحبزادے
برات کے پیچھے دیوار کو دوڑا کر لے گئے ہمارے مکان کی پردہ کی ... آپ نے
والد صاحب نے کہ بزرگ تھے یہ سنکر آپ کے پیچھے گئے اور آپ کو جو دیوار سے
اتار لائے دیوار گرا اپنی جگہ پر قائم ہو گئی لیکن والد صاحب نے بہت ناراض
اور آپ کو مارنے کے خیال میں تھی آپ اپنی کرامت کو ... سے ...
ہندوستان آئے اور ایک مسجد میں شب کو ٹھہرے بعد ازاں رات کے آپنے
خیال کیا کہ یہ مسجد بہت خوبصورت ہے اس کو اٹھا کر اپنے وطن لیجاؤں ...
رضا مند ہو جائیں۔ غرض آپ اس مسجد کو مع کنوئیں اٹھا کر سر پر ...
جب ملتان کی صحرا میں پہونچے تو وہاں اولیاء اللہ کثرت سے تھے ...
کہ ولایت سے آیا اور مسجد کو لیجاتا ہے ملکر ... اور آپ سے کہا کہ
صاحبزادے یہ مسجد پرانی ہے اسکا غیر وطن کو لیجانا مناسب نہیں ہے آپ ...
سر پر سے اتار ... یہ سنکر آپنے مسجد وہیں پر رکھدی مگر مسجد ...
ملتان میں موجود ہے اور مولوی محمد اکرم صاحب اوکی میں کہتے ہیں ایک صاحب ...
آخر غرض سب طرح سے حضرت شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ کو نعمت باطنی ملی ہے حضرت

شاہجی میاں صاحب کے ایک پیر کی بالی تھی اکثر اوقات یہ فرمایا کرتے تھے کہ شاہجی میاں نے بڑی گٹھری باندھی ایسی کسی نے نہیں باندھی ایک مرتبہ آپ چبوترہ پر بیٹھے تھے اور دل میں خیال گذرا کہ ایسے بزرگان دین نے بلاؤں کو اپنے سر پر اٹھا لیا اور یہ سبب اُنکے بلند مرتبہ کو پہونچے ہمیں سے کوئی حصہ ہم کو دیا جاتا یہ خیال گذرنا ہی تھا کہ کمر میں درد پیدا ہوا اور ایسا درد شدید تھا کہ اگر دس بچھو ڈنک مارتے تو اتنا صدمہ نہ ہوتا یہ درد متواتر چھ مہینے رہا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ رَبِّ اَرِنِیْ جَمَالَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

میاں صاحب نے کی عمر بھر انکساری — خدا کی محبت میں کیا شکیبا رہی
خدا کی عبادت میں مشغول رہتے — یہی تذکرہ لکھتا یہی یادگار رہی
نہ کھاتے تھے اچھا نہ پیتے تھے اچھا — میاں خشک روٹی پہ تم کو گذاری
خدا کی محبت میں تڑپا کئے تم — بہت دل پہ کھاتے رہے زخم کاری
لگائی تھی وہ آتش عشق دل پر — کہ خشک ہی ہوئی آتش نفس ساری
تصور سے نقشہ وہ دل پر جمایا — کہ آنکھوں میں پھرتی ہے صورت تمہاری
وہ مرشد نہ بسلا نہ بھولی وہ دیکھی — وہ دلدار کی شکل کیا پیاری پیاری
کھلاتے تھے تم نے گل دل کی کلیاں — لٹکتی تھی حسب تمنا تمہاری
دکھائی تھی کیا شان ہمت کر جلوے — آئینہ جاں ہی شکل مرشد تمہاری
لگا کر رہے تھے آستانہ پہ بستر — لگا کر تھی خوب صورت تمہاری
تھی بندہ نوازی کی ہر اک بشر سے — کیا کرتے تھے سب کو پیاری پیاری

میاں آپ کرتے وہ سامان اب بھی — کہ ہوتی تھی خلق خوش ساری
بڑی دھوم سے عرس کیا کرتے تھے تم — [illegible]
کھلاتے تھے سب کو خود آپ کھانا — [illegible]
غریبوں کی کی عزت ہو بہانی تھے میاں — [illegible]
لکھوں کیا میں اوصاف مرشد تمہاری — [illegible]
میاں تم تو تھے سوتے تھے مسجد میں بیٹھ — [illegible]
بچھایا تھا گرد پڑا گو کا کھو لا — [illegible]
بکثرت کھٹولے میں رہتے تھے کھٹمل — [illegible]
ہزاروں تھے جسم میں سانپ اور بچھو — [illegible]
میاں تم نہ سوتے نہ آرام کرتے — [illegible]
اگر خواب میں جاتیں آنکھیں کسی دم — [illegible]
مصیبت کو تم نے صد الحیش جانا — [illegible]

چمکتا ہے کیا شمع کی پتلیوں میں
وہ تیری شکل انور میں تھا جو تمہاری

تازیانۂ پاؤدم میں فضیلت فکر و ذکر و شغل اور ذکر کے وصال کا اور ذکر اسم ذات کا کہ اللہ ہے بزرگوں نے یوں بیان فرمایا کہ دو زانو سامنے پیر و مرشد کے بیٹھے یا تصور باندھ کر بیٹھے رو بقبلہ اور زبان سالو سے اور لب کو اوپر لب کے اور دانتوں کو ساتھ دانتوں کے ملا کر متوجہ قلب صنوبری پر اور اللہ کے نام سنہری حرفوں سے اسمیں تصور کرے کہ لکھا ہے قلب حقیقی تمام

تاکہ اسم پاک اللہ کا دل پر شب و روز کبھی نہ بھولے اور ایک لمحہ ذکر مبارک سے غافل نہ ہو اور بجز اللہ کے کسی چیز کو دل میں راہ نہ دے تو بسبب مداومت اسم مبارک اللہ کا ذکر لطیفوں میں جاری ہووے اور حضوری اور آگاہی اور نورانیت اور جمعیت ظاہر ہو جاوے اور نفس خالی ہووے اور ذکر ورد کرنا ہووے اور باقی لطیفوں میں کہ روح طائر پوشیدہ ہیں اور پوشیدہ ذکر کو جاری کرے جو طالب صادق چند روز ہمیشگی ساتھ ذکر قلبی کے کرے تو اعضا اور رگیں اور بال بدن کے ذاکر ہوویں اور بباعث کثرت ذکر کے کوئی آواز سنے اگر سنے تو آواز ذکر کی آوے اور ذکر سلطانی اسی کو کہتے ہیں چنانچہ آیت شریفہ ناطق ہے اس پر فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ترجمہ ذکر کرو تم کثیر اسوقت ذاکر کیساتھ ذکر کثیر کے مستحق ہوئے اور حضرت خواجہ سردار خواجگان خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ تعلیم ذکر کیا ہے تمہارا آپ نے فرمایا کہ ہیچ اپنے دلین کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور مرید اپنے دل کو حاضر کرے اور مقابلہ دل شیخ کے رکھے اور آنکھیں بند کرے اور بیٹھا استوار رکھے اور زبان کو ساتھ تالو کے لگاوے اور لب کو ساتھ لب کے اور دانتوں کو ساتھ دانتوں کے رکھے اور حبس دم کرے اور تعلیم توجہ تک ذکر شروع کرے اور زاد و موافقت شیخ کرے اور ساتھ دل کے کہے نہ ساتھ زبان کے اور حبس دم میں صبر کرے اور ایک سانس میں تین بار کہے کہ اثر حلاوت ذکر کا دل تک پہونچے اور دل کو تمام اندیشوں سے بیزار کرے یعنی سوائے خدا کے کوئی خیال دل میں نہ آوے اور توجہ طرف گوشت کے ٹکڑے کے کرے قلب صورت صنوبری ہے اس طور سے کرے کہ کلمہ لا کو طرف بلندی کی کھینچے اور الٰہ کو طرف داہنے شانہ کے حرکت دے اور الا اللہ کو اوپر دل صنوبری کے مارے

اور یہ دل میں خیال کرے کہ اے خداوند میرے تو ہی ہے مقصود میرا اور رضا تیری ہی چاہتا ہوں اور ہیچ کسی کام سے کہ ذکر سے باز رہے تاکہ بہت ہی اکثر ذکر کرے تو ہمیشہ دل میں قرار پاوے جاننا چاہیئے کہ نور لطیفہ قلب کا زرد ہے اور نور لطیفہ روح کا سرخ ہے اور نور لطیفہ سر کا سفید ہے اور نور لطیفہ خفی کا سیاہ ہے اور نور لطیفہ اخفیٰ کا سبز ہے اور نور لطیفہ نفس کا بعد تزکیہ کے یعنی اصلاح کے بے رنگ نور ہے لیکن ضرورت اور شرط اس راہ کا وہ ہے کہ دامن مرشد کامل کا بیچ ہاتھ کے آوے تا کہ بسبب صحبت اس کے تو معین ظاہر و باطن روشن ہوویں اور جو کچھ کہ وجود میں تیرے تاریکی ہے وہ تجھ سے تمام دور ہو جاوے

سر سے گرد نہ جاوے تیرے قدموں کی خاک	تا قیامت ہو نہ تیرا جسم پاک سے

فضیلت طعام فقراء و ثواب ذکر

مروی ہے کہ جو آدمی کسی فقیر کو ایک لقمہ دیوے درمیان ہاتھ اس کے اور فقیر کے ستر فرشتے ہوتے ہیں تاکہ دست بدست فقیر کو پہونچاتے ہیں اور ستر فرشتے دعائے خیر کرتے ہیں الٰہی بخشدے صاحب عطا کو اور حضرت پیر و مرشد شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمام دریا روشنائی ہووے اور تمام درخت قلم ہوویں اور ساتوں زمین آسمان اور سب لکھنے والے فرشتے ہوویں اور لکھیں دیوے تو اس سے زیادہ ہووے کہ ایک مرتبہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ساتھ صدق دل کے ثواب بہت ہووے پس حیف ہے کہ ایسی سعادت سے محروم رہے حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے بندہ کو دو چیز کرامت کی کیوں نہ خوشی کرے اور نقصان سے خوف پکڑے تو مجھکو یاد کر میں تجھکو یاد کروں چنانچہ آیہ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ ترجمہ تم

اپنے پہونچا دے یہ بیشک خدا پاس	اگر تو پاس رکھے پاس انفاس را

اور کسی وقت اس حال سے غافل نہ رہیے لوگ دن کو بیشک دولت کو فریب لا پرواہ وجود
اہل دین میں۔ اور اگر طالب کرے تو ہم کو تجھے ملیں اور دونوں جہاں کا جو بہتر سو
حاصل ہوے اگر ایک قدم آئے گا میری طرف سو قدم آؤنگا میں تیری طرف تو
اگر طالب ہمارا ہے تو دوست کر کے طلب تجھکو پاویگا ہو گی حل تیری مرادیں ساری
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس نے طلب کی کوئی چیز اور کوشش کی
پس پائی اُسنے وہ چیز قدر نعمت انفس کی غنیمت جان وقت ضائع نہ کر ثواب
ایک تسبیح کا اگر تقسیم کرے اہل زمین پر ہر ایک کو دس حصے دنیا سے ثواب پاوے پہونچے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حاجت کی موسیٰ علیہ السلام نے کہ
یارب کوئی چیز سکھلا مجھکو کہ سبب اس کے میں تیرا نام یاد کروں حضرت
رب العزت سے خطاب ہوا کہ اے موسیٰ کہو لا الٰہ الا اللہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا
سب بندے لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں حکم ہوا کہ اے موسیٰ میں وہ چیز سکھاتا ہوں تجکو
کہ مخصوص گردانے تجھکو اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ساتوں آسمان و زمین کو بیچ ایک
پلے ترازو کے رکھیں اور دوسرے میں لا الٰہ الا اللہ رکھیں پھر لا الٰہ والے پلے سے
بھاری ہوگا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے جسکہ تو مجھکو ہر دم یاد کرے میں تجھکو دنیا سے
بے پروا کر دوں حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر تمام عمر میں کوئی ایک مرتبہ لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کہیگا تو آگ اللہ تعالیٰ کی اس پر حرام ہوئے اور فرمایا ایک دروازہ کو کل کا
دروازے بغیر کھل جائیں اور ایک گنہگار کے بیچ ہوئے تاکہ گنہگار تیرے گناہ دین
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کہنے والے لا الٰہ الا اللہ کا سب

ساہو طلب کے نزدیک کرسا تہ عرش کے پہونچے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ لا الٰہ الا اللہ خزانہ ہو خزانہ عرش کا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ صبح نماز پڑھوں اور بیچ مقام اپنے کے بیٹھوں تین اور ذکر خدا کروں جب تک
نکلے آفتاب تا کہ سا دوست ہے مجھکو ان چیزوں سے جنسے نکلے موت تا اور زندگی
ولی یا رضا ہے جسکا دل توحید سے زندہ ہوا تا ابد وہ زندہ پائندہ ہوا حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے کہا یارب کیونکر جانوں میں کہ دوست تیرا کون ہے اور دشمن تیرا
کون ہے فرمان ہوا کہ ذکر کرنے والا دوست ہے اور نہ یاد کرنے والا دشمن تحقیق
دوستی درویشوں کے اخلاق پیغمبروں سے ہو اور صحبت رکھنا اُن سے
اخلاق صالحین کا ہے اور دور رہنا اُنسے اخلاق منافقوں کا ہے اور فرمایا
حضرت نے کہ واسطے ہر چیز کے کنجی ہے اور کنجی بہشت کی دوستی فقرا کی پس
چاہیے کہ اُن سے ارادت اختیار کرے اور اپنے آپ کو ملازمت مرشد کامل تک
پہونچا دے تاکہ از صحبت اُنکی سے ہستی یا بی تھوڑے سے ایت پیروں فمن کان
یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا
ترجمہ۔ آیت شریف جسکو امید ہووے دیکھنے روشنی جمال رب اپنے کی پس
عمل نیک اپنی کام نیک کرے اور کچھ نیک قسم ہے ایک موافق شریعت
کے دوسرا موافق طریقت کے موافق شریعت کے فرض واجب سنت اور نماز پنجگانہ
اور زکوٰۃ اور حج اور روزہ وغیرہ۔ اور فرض تیج طریقت کے خدمت پیر کی ہے
اور سنت رعایت اور ادب اُسکی کی ہے

پیر سے جو چاہے کہ ارشاد	پیر کی خدمت کرو کہ پیر ہو

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد	ہر کہ خود را دید او محروم شد

پس چاہیئے کہ قبل اس سے کہ ہاتھ اجل کا پہنچ دامن تیرے سے کے ہووے اپنے آپ کو پہنچ خدمت مرشد کامل کے پہونچا کہ صحبت اس کی سے دل تیرا منور ہووے اور آنکھیں اندھی روشن ہوویں اور شرافت حق اور دولت حاصل ہوویں کہ بے صحبت پیر کے کوئی آدمی منزل مقصود کو نہیں پہونچا اور نفس غدار نابکار سے امان نہ پائی یا الٰہی توفیق دیتا رہ اور ساتھ پیر کامل کے پہونچا تو کہ طرح پہنچ ذات تیری کے پہنچاوے اور معرفت تیری حاصل کراوے حدیث قدسی لا یدخل فی عبادی ابدا من لم یدخل نفسه فی عبادی یعنی آدمی نہیں داخل ہوتا ہے بندوں میرے میں جو کہ نہ داخل کرے نفس اپنے کو میری عبادت میں یعنی نہیں طالب کرتا ہوں میں کسی کو تم میں سے مگر اس وقت کہ خروج اور دخول یعنی آنا سانس کا اور جانا سانس کا ساتھ یاد میری کے ہووے اور ادا کبھی حضوری کے ساتھ ہو نہ غفلت کے ساتھ چنانچہ حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نظر بر قدم، سفر در وطن، خلوت در انجمن، ہوش در دم کا تفسیر یوں فرماتے ہیں کہ سالک سفر کو راہ چلتے ہیں اور وقت آنے شہر و صحرا میں نظر اسکی اوپر پشت پا اسکے رہے تا کہ نظر اسکی پراگندہ نہ ہو اور دھیان کبھی اسکا نہ بٹے اور ایسی جگہ نظر نہ پڑے جو لائق دیکھنے کے نہ ہو اور چاہیئے کہ نظر بر قدم اسارت ساتھ شریعت پیر سالک کے [illegible] بستی اور طے کرے عقبات خود پرستی کے جو عقبات یعنی راہ ہائے دشوار گذار

یعنی نظر اسکی [illegible] دو گروہ سفر در وطن دوسرا [illegible] ساتھ صفات فرشتوں کے خدمت [illegible] حمیدہ کے انتقال کرے خلوت در انجمن یعنی [illegible] میں ساتھ خدا کے ہووے اور خلق [illegible] ہے کہ اللہ کے ذکر میں ایسا [illegible] آواز سنے غیر کی اور اگر آواز سنے تو اس محبوب کی سنے [illegible] کہ جو نفس اندر سے یعنی سانس اندر سے نکلے [illegible] ہووے اور غفلت کو ساتھ اسکے راہ نہ دے [illegible] ہے تو اثر [illegible] کے خروج سے زبان میں تاثیر پیدا ہوتا ہے [illegible] شنوائی اسکی قبول ہوتی ہے اور دل اسکا روشن ہوتا ہے [illegible] اور حرام کھاتا ہے تو نماز اسکی و دعا میں اثر [illegible] کھولنے کی بات کا مادہ ہی انبیاء میں [illegible] جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible]

فاقہ کی فضیلت

حضرت پیر و مرشد شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] یہ حدیث شریف بیان [illegible] کام کے واسطے [illegible] روٹی کھاوے اور ایک روٹی کا حصہ [illegible]

آنے جانے کے لئے چھوڑے تو یہ منزل مقصود کو پہنچیگا اور جو پیٹ کو اسکے کا خدا بنا کر کھائیگا اور
اور وہ حقیقت اُسکے دشمن نزار پکڑے گا جیسا کہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شعر

اندرون از طعام خالی دار	تا درو نور معرفت بینی

چنانچہ ایک نقل حضرت پیر و مرشد نے فرمائی کہ ایک مرید تھے وقت کھانے کے
دیکھا کہ جو لقمہ حلق کے نیچے جاتا تھا اسکو ایک اژدہا سانپ کھاتا ہے اُس مرید نے
یہ بات اپنے پیر سے کہی پیر نے کچھ وظیفہ دربار رسالت حضوری اسکی سے بتلایا اور
تاکید فرمائی کہ جس وقت لقمہ کھاؤ بسم اللہ شریف کہکر کھاؤ اور ذکر کے ساتھ میں کھاؤ
اور وضو کے ساتھ کھاؤ اور تسلی کے ساتھ کھاؤ اور سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور نوالہ
تین انگلیوں سے توڑ کر کھاؤ۔ اور جب نوالہ حلق کے اندر چلا جائے تب دوسرا
نوالہ کو۔ مرید نے ایسا ہی کیا اپنے باطن میں دیکھا کہ ایک سانپ چھوٹا سا بچہ جو
اژدہا کے بدن سے بچا تھا اور جب طعام سے فارغ ہوا اور ساتھ ذکر کے مشغول
ہوا ایک شمع نور ذکر سے باطن اپنے میں روشن پایا جس وقت روشنی اور طپش اس شمع
کی سانپ نے دیکھی بدن اور رگ و ریشے سے بھاگ کر باطن سے باہر ہوا غرض
جہاں تک ہوسکے غفلت سے نہ کھائے اور یہ بھی فرمایا حضرت شاہ جی میاں نے کہ کم
کھانا کنجی آخرت کی ہے اور زیادہ کھانا کنجی دنیا کی ہے اور شہوت ایک آگ ہے
اور لکڑیاں اسکی پیٹ بھر کر کھانا ہے یہ دو قوتیں ملکر انسان کے جسم میں آگ
بھڑکتی ہے کہ بجھانے سے ہرگز نہیں بجھتی ہے مگر یہ ہوگا حالانکہ فضل ربّ کی ہو
پیٹ بھر کے کھانیوالا گناہ سے نہیں بچ سکتا ہے۔ اگر ظاہر میں اپنے آپ کو
گناہ سے بچایا تو آنکھوں کے گناہ سے نہیں بچ سکتا ہے اور اگر آنکھوں کے

گناہ سے بچا اپنے آپ کو بچایا تو دل کے گناہوں سے نہیں بچ سکتا ہے کیونکہ
دل میں وسواس خیالات فاسدہ پیدا ہوتے ہیں اور وہ اس کے تجسس میں
نہیں ہیں اور کم کھانے والے کے دل میں حکمت اور دیانت [illegible] اور
ولایت عنایت ہوتی ہے اور نفس اسکا مردہ ہوتا ہے اور دل اُسکا زندہ
رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کا چراغ اسکے دل میں روشن ہوتا ہے۔
بیان آیۂ فاذکرونی اور بیان چودہ خانوادوں کا جسمیں [illegible] نقشبندیہ
سلسلہ کا شجرہ شریف مع تاریخ وفات حضرت و نیز نام مقامات مزارات بزرگ
بزرگان سلسلہ آیہ شریف فاذکرونی اذکرکم پس ذکر کرو میرا یاد کرونگا میں
تمہارا تم آؤ طرف میرے میں آؤں طرف تمہارے تم آؤ طرف میری بالشت بھر تو
آؤں طرف تمہارے گز بھر۔ اور اس کلام سے مشرف کیا اپنے دوستوں کو جنہوں نے
کیا ساتھ اپنے کے ماسوا اور حضرت قطب الاقطاب غوث الثقلین
محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلوک کے [illegible]
کرنا رسوموں [illegible] کا ساتھ شباہت [illegible]
دین کے ہوئے اور راہ اصول میں فنا سے [illegible] عبودیت کے [illegible]
خواجہ زمین اور آسمان [illegible] کے دور میں صاحب ولایت [illegible] ہوئے اور حضرت
سردار خواجگان خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کہ بسبب [illegible] بزرگ
برکت نظر اور بیان روشن توجہ شریف اُنکی سے دلوں میں نقش حق [illegible]
نقشبند ہوئے۔ اور خانوادہ نقشبندیہ اور یہ خاندان حضرت محمد قاسم بن حضرت
بن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاری ہوا ہے اور اس خاندان

حضرت پیران خواجہ بہاؤالدین نقشبند سے [illegible]
اور بیچ میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی مجدد الدین شیخ احمد فاروقی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے ہو ابو العلائی حضرت سید ابو العلا اکبر آبادی سے اور خاندان [illegible]
میں کل خاندان شامل ہیں جو لوگ کہ اہل بیعت خاندان مجددیہ ہیں وہ قادری
مجددی نقشبندی مجددی چشتی مجددی سہروردی مجددی ہیں۔ تا بیعت [illegible]
حضرت کسی خاندان کی ہو گی مثلاً قادری مجددی یا نقشبندی مجددی تو
اُن کا شمار اُسی خاندان میں ہو گا لیکن بوجہ مجددی ہونے کے اُن کو کل خاندانوں کا
فیض حاصل رہتا۔ اور دو خانوادوں کی تفصیل یہ ہے حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے دو سلسلے چلے ایک حضرت عبد الواحد بن زید
دوسرا حضرت حبیب عجمی۔ حضرت عبد الواحد بن زید سے پانچ خانوادہ ہوئے۔ نام
اُن کے یہ ہیں زیدی عیاضی ادہمی ہبیری چشتی۔ اور نو خانوادے حضرت
حبیب عجمی سے چشتی طیفوری کرخی سقطی جنیدی گاذرونی طوسی فردوسی
سہروردی اور جاننا چاہیئے کہ نسبت قادریہ و چشتیہ کا صرف دو گروہ میں
[illegible] شاخوں کی اسی طور پر جاری ہے

[illegible] حبیب عجمی [illegible]
[illegible] نجیب الدین سہروردی [illegible]

[illegible]

تاریخ ہائے وفات شجرۂ عالیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] اسے دل [illegible]	جس نے اپنا [illegible]
پیر احمد شہید [illegible] قربان ہو	[illegible] باعث قربت جاناں ہو
تاریخ وفات ۵ ذی الحجہ روز [illegible] ۱۲۴۳ ہجری مزار شریف [illegible]	
شاہ احمد علی شاہ پیر ہدی سر خدا	جن کے ملنے سے ملے [illegible] خدا
تاریخ وفات ۱۴ محرم روز چہارشنبہ ۱۲۶۵ھ بمقام مزار شریف [illegible]	
شاہ درگاہی کے واسطے جا پہنچے	اجلی صورت میں [illegible]
تاریخ وفات ۱۴ جمادی الآخر ۱۲۲۲ ہجری مزار شریف [illegible]	
شمس جمال اللہ کے چہرے لا سکے	درد کا [illegible]
تاریخ وفات ۲ ماہ صفر ۱۲۰۲ ہجری مزار شریف رامپور	
جو کیا چاہے تو اب حق سے لگن	پیر قطب الدین جیا کر رات دن
تاریخ وفات ۱۱ ماہ رجب ۱۱۶۵ ہجری مزار شریف مدینہ منورہ جنت البقیع	

پیرکامل جسکے ہوں خواجہ دبیر	اس کے ولیں کب ہو کچھ فکر غم

تاریخ وفات ۱۴ ماہ ذوالقعدہ روز چہارشنبہ [illegible] مزار شریف سرہند

عشق میں ہوسے چوکوئی درد مند	اس کی داد دیں گے [illegible]

تاریخ وفات ۹ ماہ محرم [illegible] ہجری مزار شریف سرہند

جو شخص خواجہ معصوم کے	دو جہاں کے بادشاہ محمد دم کو

تاریخ وفات ۹ ماہ محرم [illegible] ہجری مزار شریف سرہند

شیخ احمد جی کو دلیں یاد کر	دین مجدد الف ثانی واہ گر

تاریخ وفات ۹ ماہ صفر روز پنجشنبہ [illegible] مزار شریف سرہند

شاہ سکندر جی کا دامن گیر ہو	دن قیامت کے سرمست دستگیر ہو

تاریخ وفات ۲۰ ماہ رجب روز پنجشنبہ [illegible] مزار شریف در صحرائے ملتان

مرکہاں کشتی سے دھیان رکھ	مثوا اپنے کو تو پہچان رکھ

تاریخ وفات ۹ ماہ جمادی الآخر روز سہ شنبہ [illegible] مزار شریف قصبہ کبل ضلع ملتان

فضل گر کھیں گر ہیں حضرت فضیل	دور ہو دل سے تیرے سب گرد میل

تاریخ وفات ۱۱ ماہ محرم روز سہ شنبہ [illegible] مزار شریف حیدر آباد سندھ

وسیلہ حضرت [illegible] کا نام سے	ایک گھڑی میں دوست آ ملے

تاریخ وفات ۱ ربیع الآخر [illegible] روز پنجشنبہ مزار شریف شیر بالا [illegible]

شاہ حسن [illegible] کا تو [illegible] حال ہو	اور اتشیں کی یاد میں خوشحالی ہو

تاریخ وفات ۲۰ ماہ صفر روز [illegible] مزار شریف ملتان

جو شخص کے نا جو سے اور کام [illegible]	میں [illegible] میرے [illegible]

تاریخ وفات ۲۰ ماہ [illegible] روز [illegible] [illegible]

شاہ حسن الدین جعفری کا نام	دل میں [illegible]

تاریخ وفات ۵ ماہ ربیع الآخر [illegible] مزار شریف [illegible]

یاد کر ہر وقت یا سید عقیل	[illegible]

تاریخ وفات ۱ ماہ رمضان روز پنجشنبہ [illegible] مزار شریف [illegible]

سید کامل جمال الدین کو	[illegible]

تاریخ وفات ۱ ماہ رمضان روز [illegible] مزار شریف [illegible]

پیر کامل ہیں میاں عبد الوہاب	[illegible]

تاریخ وفات ۵ ماہ شعبان روز پنجشنبہ [illegible] مزار شریف [illegible]

پیر حضرت امیر الدین کے چہرہ پر	ان سے [illegible]

تاریخ وفات ۵ شعبان روز [illegible] مزار مبارک [illegible]

دو میاں رزاق کے قربان ہو	ان سے [illegible]

تاریخ وفات ۷ شوال روز پنجشنبہ [illegible] مزار مبارک [illegible]

یاد حق میں رہ سدا محبوب کے	حق کے [illegible] سے محبوب کے
جس نے دی ولی [illegible] کو پیدا کیا	[illegible]
غوث الاعظم کا لیا ہے جس نے نام	[illegible]

تاریخ وفات ۱ ربیع الثانی [illegible] مزار مبارک بغداد شریف

اور ابو صالح کی کر یاد تو سدا	غوث [illegible]

تاریخ وفات ۲ ماہ ذوالقعدہ [illegible] ہجری مزار مبارک [illegible]

شاہ عبد اللہ تعلی کو بجا | مرشد اپنے کو سدا کہا کہا

تاریخ وفات [illegible] ربیع الاول [illegible] مطابق شراعبا

یاد کرو میر قت تو دی شاہ کو | ان سے پہلے حضرت محمد شاہ کو

تاریخ وفات [illegible] | تاریخ وفات [illegible] ربیع الاول [illegible]

اور میاں داؤد کے گن گائیے | شاہ موسیٰ کے قصیدے بنائیے

تاریخ وفات [illegible] | تاریخ وفات [illegible] ربیع الاول [illegible]

شاہ عبد اللہ ہیں مورث باصفا | شاہ موسیٰ ہیں جو ان کے پیشوا

تاریخ وفات [illegible] | تاریخ وفات [illegible]

شاہ عبد اللہ مکی کو یاد کر | پھر حسن حقانی [illegible] دادگر

تاریخ وفات [illegible]

آگے اب ذوق سے ہی قربان کر | دل سے وہ سب [illegible] سامان کر

سب سے کبیر با کمال تو امام | [illegible] یا حضرت حسن شاہ امام

تاریخ وفات [illegible] ربیع [illegible] البقیع

والدہ [illegible] کے [illegible] | والدہ [illegible] بی بی فاطمہ

تاریخ وفات [illegible] | تاریخ وفات [illegible]

پھر رسول اللہ کو سمجھ با یقین | [illegible] سب العالمین

تاریخ وفات [illegible] ربیع الاول [illegible]

جسکی [illegible] | [illegible]

یا رسول اللہ خدا کے واسطے | [illegible]

واسطے ان [illegible] | [illegible]

[illegible]

چار وہ [illegible] کا سب قد رسول | [illegible]

تم [illegible] پیارا اپنا دیجیو | دل [illegible] کو [illegible]

گرچہ ہیں عاصی بہت ہوں روسیاہ | آخر [illegible] ان سے پیشوا

پیر دی مرشد کی کرجب کا نصیب | کر محبت عشق میں ان کے قریب

اور ہر [illegible] کی دستگیری کیجیو | دو جہان میں [illegible] کیجیو

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible]

و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ [illegible] اجمعین

[illegible] یا ارحم الراحمین

اور جناب [illegible] میاں صاحب قبلہ حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے [illegible]

بزرگ [illegible] اور خاص ہیں اور [illegible] حضرت پیر و مرشد کے

پاس رہنے والے ہیں۔ چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ایک [illegible] با اولیا | [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] کے | [illegible]

[illegible] دستگیر یکساں | [illegible]

بیان [illegible]

حضرت [illegible] میاں صاحب [illegible] پیر و مرشد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خدا رحمت کرے ان عاشقان پاک طینت پر	کہ موت کر گیا ہے فنا فی اللہ کا سہرا
خدا آباد رکھے ساقیان بزم الفت کو	کہ تھا دار فانی میں بقا باللہ کا سہرا
بندھایا ہم نے یہیں حاجی محمد شیر مرشد نے	خدا کی حمد کا نعت رسول اللہ کا سہرا
نہا دھو کر میاں بحر فنا میں جب گئے دولہ	تو آیا باغ جاناں سے بقا باللہ کا سہرا
لکھا ہے مجنوں عاجز نے تمنا شوق غافل میں	محمد شیر روشن دل ولی اللہ کا سہرا

اور جنازہ مبارک اٹھا کر لے گئے اور حضرت نعمت شاہ میاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے قریب رکھ کر نماز جنازہ کی پڑھی گئی اور جنازے کی نماز مولانا سلامت اللہ صاحب رامپوری نے پڑھائی اور غسل بھی آپ ہی نے دلوایا تھا۔

اور بھائی شیر علی خان مولود خوان بیان کرتے ہیں کہ مولانا صاحب قسم کھا کر کہتے تھے کہ جب میں نماز پڑھانے کو حضرت شاہ جی میاںؒ کے جنازے کی کھڑا ہوا تو میں نے کھلی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ سر پر سیدھے ہاتھ کو کھڑے ہیں میں نے ادب کے لحاظ سے مصلے سے ہٹنا چاہا حضرت شاہ جی میاںؒ نے فرمایا کہ مولوی صاحب تم اپنا کام کرو۔ اور جنازے میں مخلوق بے شمار تھی۔ غرض بعد نماز جنازہ کو حضرت نعمت شاہ میاںؒ کے مزار شریف سے واپس مکان پر لائے اور چبوترہ جو مکان کے سامنے ہے اس پر جنازہ رکھا گیا اور چہرے مبارک سے کفن ہٹا دیا گیا اور مخلوق زیارت سے مشرف ہوتی جاتی تھی غرض یہ کہ ہزارہا مخلوق زیارت سے مشرف ہوئی۔ اور قریب نماز ظہر تک چبوترہ پر جنازہ رکھا رہا اور پھر وہاں سے اٹھا کر مزار شریف پر لے گئے۔ غرض بعد نماز عصر کے تختے لگا دیے گئے اور یہ دن اتوار کا تھا اور پانچ آدمی [illegible] کی تھی

اللّٰہم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد [illegible]
[illegible] یا رسول اللہ [illegible]

قطعہ تاریخ

شمع جہاں کی امام محمد شیر
نام گرامی [illegible]
[illegible]
[illegible]
گفت [illegible]

سنہ ۲۲

کیا کیا ہوں تمہارے وصف بیاں یا شاہ محمد شیر میاں	کیا [illegible] زبان یا شاہ محمد شیر میاں
[illegible] راز کریں [illegible]	[illegible] یا شاہ محمد شیر میاں
پوشیدہ [illegible] اسرار [illegible]	[illegible] یا شاہ محمد شیر میاں
[illegible]	[illegible] یا شاہ محمد شیر میاں
[illegible]	[illegible] یا شاہ محمد شیر میاں

غزل دربیان خلفائے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ مصنفہ میان دلاور حسین خانصاحب مختار موضع اٹنگا جاند پور حضرت شاہ وارث

شاہ گردون جناب احمد شبیر
علم توحید مین یگانہ خلق
شان مولا علی شیر خدا
قلزم فیض شاہ جیلان سر
آئینہ جلوۂ مجدد کا
مخزن محترم جمیل و جلیل
صاحب الجود و العطا افضل
خلفا آپ کے بفضل خدا
شاہ سنے میان لفیض عمیم
شاہ انور علی بشکل و شبیہ
سنت محمد شبیر صاحب دل
شاہ عبد الحمید اعز ورکی
شاہ یحییٰ جناب ناظر حق
شاہ عبد البصیر با توقیر
ہے وفا ختم تک زہے یارب
جسم محمود پر فدا ہی ہر

روکش مہر آفتاب احمد شبیر
فقیر مین لا جواب احمد شبیر
شیر احمد خطاب احمد شبیر
دائم الفیض یاب احمد شبیر
عارف ماہتاب احمد شبیر
نقشبندی مستطاب احمد شبیر
واجب الخطاب احمد شبیر
سب کے سب انتخاب احمد شبیر
جانشین جناب احمد شبیر
یادگار جناب احمد شبیر
محو عشق جناب احمد شبیر
مست جام شراب احمد شبیر
غرق عشق جناب احمد شبیر
بحر تسکین جناب احمد شبیر
دور جام شراب احمد شبیر
جوش زن شراب احمد شبیر

قبلۂ دل ہے قبلۂ مرشد
آنکھ سے ہے دید کی مشتاقی
شکل زیبا دکھائیے کہ ذلیل
کیجئے حال زار پر تیمار
ہے دلاور غریق بحر غم

کعبۂ جان جناب احمد شبیر
دل ہے پر اضطراب احمد شبیر
صبر کی تاب احمد شبیر
چشم رحمت شتاب احمد شبیر
دوست احباب احمد شبیر

شجرۂ طریقۂ عالیہ قادریہ مجددیہ

مظہر نور خدا حضرت محمد شبیر
مرشد شاہ احمد علی شاہ درگاہی میان
شاہ محمود نقشبند و خواجہ معصوم جی
شاہ کمال کیتلی حضرت فضیل حضرت کا
شاہ شمس الدین صحرائی عقیل پیشوا
شاہ شرف الدین میان رزاق جی با عظیم
رہبر منزل ابو صالح امام اولیا
حضرت یحییٰ محمد شاہ میان داؤد جی
شاہ موسیٰ شاہ عبد اللہ محض اہل نظر
پیشوائے اولیا حضرت حسن شاہ زمن
رہنمائے دوجہان حضرت محمد مصطفےٰ
رحمت اللہ کی نازل ہو انپر دائما

ظل حق وحدت نما حاجی محمد شبیر
شاہ جمال اللہ قطب الدین زبیر
شیخ احمد جی مجدد شاہ سکندر جی ولی
شاہ شمس الدین ابو الفضل رحمن اولیا
شاہ بہاؤ الدین میان حیدا نور ثابت
فخر عالم نور آدم غوث اعظم دستگیر
شاہ عبد اللہ جیلانی امام اتقیا
شاہ موسیٰ شاہ عبد اللہ عشاق نبی
مرشد کامل حسن ثانی مثنی واد کر
جو کہ اولاد علی ہین فاطمہ کے گلبدن
آل اصحاب نبی حضرت حسین با صفا
انکو صدقے کر ہو مقبول میری فاتحہ

اے شہنشاہ دو جہاں اے مالک ہر دو سرا انبیاء کی چارہ وہ معتبر علما و اولیاء و جملہ مومنین	ہو ثواب ان سبکو جو ہو قادری سلسلہ بخش یا رب ہم سب کو برائے مصطفیٰ

بیان ان اوراد اور وظائف کا جو اپنے خاندان میں تعلیم دیئے جاتے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

یہ وظیفہ واسطے کفارہ گناہ اور برکت رزق کے پانچ سو مرتبہ بعد نماز عشا یا قبل نماز فجر ہر روز پڑھا جاتا ہے اور اول آخر اسکے درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھنا چاہئے

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا مَنْ هُوَ وَيَا مَنْ لَيْسَ لَهُ إِلَّا هُوَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ بعد نماز عشا اسکو گیارہ مرتبہ اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ ہر کام کے واسطے أَيْضًا يَا اللّٰهُ الْكَافِي وَقَصَدْتُ الْكَافِي وَوَجَدْتُ الْكَافِي وَلِكُلٍّ كَافِي وَكَفَانِي الْكَافِي وَنِعْمَ الْكَافِي وَهُوَ الْكَافِي وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ حَقٌّ يَا حَضْرَتْ شَيْخْ عَبْدُ الْقَادِرْ جِيلَانِي شَيْئًا لِلّٰهِ

اس وظیفہ کو ہفت کاف کہتے ہیں اور کافی المہمات بھی کہتے ہیں یعنی کافی واسطے ہر مہم کے اور یہ وظیفہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ورد میں تھا اسکی بڑی خیر برکت ہے اور دنیا کے خیالات کو کاٹنے والی چیز ہے اور جو صاحب اسکو پڑھیں انکو پوری ترکیب اسکی زبانی بتائی جائے گی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پانچ سو مرتبہ واسطے ہر مشکل کے روزانہ پڑھیں اور اول آخر سو سو مرتبہ درود شریف۔ اور ترکیب خاص ہر مہم کے لئے تین ہزار یکسو پچیس بار پڑھی جاتی ہے اور ختم خواجگان کا

اور اسکو چالیس روز پڑھنا یا شب یک ترکیب سے لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ پانچ سو بار روزانہ اول آخر درود شریف سو سو مرتبہ اور دوسری ترکیب تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ چالیس روز تک پڑھنا مشکل کشا ہے يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَغِثْنَا گیارہ سو گیارہ مرتبہ اول آخر سو سو بار درود شریف اور یہ وظیفہ حضرت سید مولانا مرشدنا مخدومنا صاحب کا ہے [illegible] واسطے ہر مشکل بعد نماز عشا کے يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ [illegible] اول آخر درود شریف ایک ہزار بار [illegible] صاحب کے ورد میں تھا۔ وظیفہ منسوب بحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مرتبہ آیت الکرسی سات مرتبہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ سات مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ سات مرتبہ سات مرتبہ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سات مرتبہ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ سات مرتبہ کلمہ تمجید سات مرتبہ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سات مرتبہ درود شریف جو صلوٰۃ ابراہیمی ہے سات مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي [illegible] عَاجِلًا فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ [illegible] لَهُ أَهْلٌ إِنَّكَ غَفُورٌ حَلِيمٌ جَوَادٌ كَرِيمٌ [illegible] سات مرتبہ [illegible] اللّٰہ سو مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ چار سو مرتبہ [illegible] اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف [illegible]

کھلا ہے آج میخانہ محمد شبیر صاحب کا پیو ترتیب اور پردہ محمد شبیر صاحب کا دکھا آئینہ دل مطلع انوار قدسی ہے	مر آپ کی شبیر ہے محمد شبیر صاحب کیا پردہ [illegible] رتبہ محمد شبیر صاحب کرتے ہیں [illegible] محمد شبیر صاحب

ہوا الست کو ساغر جو ہاتھ میں تو جوش مستی کی ہر
ید اللہ فوق ایدیہم سے تو ہم نے سمجھ لینا
بباطن دیکھ دے جلوہ جو کوئی صاف بالحق
فنا فی الشیخ کی مضمون کھلا جس کا نظر آیا
لب الست جام پی کر شربت دیدار سے پیاسو
کہیں ہر شغل اللہ ہو کہیں ہر ذکر الا اللہ
جسے کیا خوب ہو لغش آئینہ کی جلوہ یاری کی

عجب پر کر نگاہ کیسا محمد شیر صاحب کا
دہی ہر ہاتھ مولانا محمد شیر صاحب کا
لقا ہر کو کہ جب پردہ محمد شیر صاحب کا
جدھر دیکھا ادھر جلوہ محمد شیر صاحب کا
رواں ہر فیض کا دریا محمد شیر صاحب کا
جدھر دیکھو ادھر چرچا محمد شیر صاحب کا
ولا ادر ہوں غلام ادنیٰ محمد شیر صاحب کا

دیگر

بیخودی عشق میں کچھ حال کا اور ہے
علم والوں نے سمجھ میں اپنی سمجھا اور کچھ
پردگی میں ان کی کچھ درپردہ دیکھا اور کچھ
ہو تمہیں بے مثل لاثانی محمد شیر پیر
آپکی ذات مقدس کے سوا یا مرشدی
خاک کو سے شاہ احمد شیر ہوا سکا علاج
کیا نظر میں آپ سے مخلوق جلیا رہی دل
کون کچھ ہو میں کسی سے کچھ غرض رکھتا نہیں
آپ کی رحمت تو ہے شامل و عام ہے تیرا کرم
یا محمد شیر کہتا [illegible] ہے بلا
ہر بلا و رنج میں تم سے ترے ہیں از خوف ہر

پردہ رہنے کا نہیں کچھ کھلنے والا اور کچھ
دیکھنے والوں نے دیکھا کچھ تماشا اور کچھ
شان والا شان احمد شیر کا اعلیٰ اور کچھ
کوئی تم سا کس نے دیکھا کون ایسا اور کچھ
دین و دنیا میں ہمارا کیا سہارا اور کچھ
بار سر صندل نہ ہوا سر میں سودا اور کچھ
میں ترے در کا گدا ہوں مجھکو دینا اور کچھ
مبارکوالی میرا آقا میرا مولا اور کچھ
ہو چکا ہے ہو رہا ہے ہونے والا اور کچھ
بد تقی میں [illegible] نہ دیکھا اس سا اور کچھ
دل کی ہے ناتوانوں کا سہارا اور کچھ

دوست زیبا کا رہوں [illegible] تماشا اب
دال [illegible] وسیلے نسبت کا [illegible]
آپکی صورت میں پایا جلوہ نور خدا
اب کہا دو جہاں کو [illegible] کا [illegible]
اپنا [illegible]
پاچکا ہوں کیا کہوں کیا کیا [illegible]

[illegible]

غزل دیگر [illegible]

مرشد با صفا محمد شیر
نور ذات خدا محمد شیر
رہبر سالکان راہ خدا
پرورش پردہ ام حلقہ بگوش
جسکا سایہ ہے سب مرید پیر
بیکسوں مفلسوں غریبوں کا
چشم ظاہر سے ہے اگر پردہ
حل ہوا آپ کے نام میں عقدہ مشکل
خلق پر فیض عام ہے تیرا
تیرا بندہ ہوں میں کہاں جاؤں
ہے بہر طور برگزیدہ حق
دل مضطر کو اب قرار نہیں

قبلہ [illegible] محمد شیر
[illegible] محمد شیر
ہادی [illegible] محمد شیر
[illegible] محمد شیر
ہے [illegible] محمد شیر
سب [illegible] محمد شیر
دل [illegible] محمد شیر
ہو کے [illegible] محمد شیر
خلق [illegible] محمد شیر
تیری [illegible] محمد شیر
تیری [illegible] محمد شیر
مشکل [illegible] محمد شیر

غیر سے کیا کہوں کہ ہوں تیرا
تو ہی کر دے بھلا محمد شیر

مرض قلب سے نجات ملے
تیرے صدقے میں یا محمد شیر

ہو عطا میرے دل کو جمعیت
میں پریشان ہوں یا محمد شیر

ہو ولا در پہ آپ نگاہ کرم
اے سپہر سخا محمد شیر

غزل نجم

ہمیں سستی کا غم ہم کو نہ کچھ روز جزا ہوگا
میاں کو فیض کا باڑا وہاں جیسی بٹ رہا ہوگا

کہا جب شاہ جی نے لاج رکھنا حشر میں مولا
اثر جب ہونگے بری مجرم غلاموں کا بھلا ہوگا

وسیلہ سے میاں کے ہم گنہگاروں کو محشر میں
محمد کی شفاعت اور دیدار خدا ہوگا

تصور میں جناب شاہ جی کے جسکو نیند آئی
اسے نظارۂ حسن رخ غوث الوریٰ ہوگا

ہمارے شاہ جی کے آستانہ سے کوئی سائل
کبھی خالی نہ حاجتمند بے مقصد پھرا ہوگا

جماعت ساتھ میں ہوگی قیامت کو مریدوں کی
محمد شیر مرشد کا وہاں میلہ لگا ہوگا

کوئی خادم ادب سے دست اقدس چومتا ہوگا
کوئی پابوس ہوگا کوئی صورت تک رہا ہوگا

کوئی تیغ ادا سے آپکی ہو جائیگا گھائل
کوئی مانند بسمل عشق سے میں لوٹتا ہوگا

کسی کو قامت زیبا کا سایہ مل گیا ہوگا
کسی کے ہاتھ دامن شاہ جی کا آ گیا ہوگا

کوئی افسانۂ غم سامنے آکر سنا دے گا
خجل ہو کر کوئی میاں سے اپنی رضا ہوگا

حبیب کبریا تک شاہ جی پہونچا دینگے ہمکو
وسیلہ پھر شفاعت کا ہماری مصطفےٰ ہوگا

غلامان جناب غوث اعظم باغ جنت میں
ہر اک اک دوسرے سے شاد و خنداں مل رہا ہوگا

میاں روز قیامت یاد رکھنا نجم عاصی کو
شفاعت کا تمہیں جب مرتبہ حق نے دیا ہوگا

تمام شد

اشتہار

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب لاجواب تحفۂ محمدیہ شیر میان سے مشہور و مرغوب نہایت برگزیدہ اور مقبول مشائخین اور سالکین راہ طریقت اور حقیقت ہے پہلا نسخہ جو اسکا چھپا تھا اسکو اکثر جگہ سے چھاپنے والے نے غلط کر دیا تھا جو وہ غلطی مؤلف صاحب پر بھی اثر ڈالتی تھی لہذا اب مین نے نہایت صحت اور محنت سے بارشاد مؤلف صاحب چھپوایا اور ضمیر اوّل مین اس کتاب کے رسالہ حقیقت قلب افراد الوقت حمکا زیادہ کیا ناظرین جب بے اشتہار لگا ہوا نسخہ دیکھیں اور غلطی پاوین تو غلطی مطبع کی سمجھ کر اشتہار والے نسخہ کی تلاش کریں اگر شائق ہین زحیر

المشتہر

منشی رحیم بخش سوداگر چرم و عبد الغنی ابراہیم حبیب لوہری

حاجی نور محمد حاجی اسحاق ولستا داؤدی